رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور، پاکستان

یوم:- شنبہ

شرح چندہ

سالانہ - ۲۱ روپے
ششماہی - ۱۱ روپے
سہ ماہی - ۶ روپے
ماہوار - ۲½ روپے

قیمت
فی پرچہ - ۱؍

جلد ۲ | ۳ شہادت ۱۳۲۷ ہش | ۲۲ جمادی الاول ۱۳۶۷ ھ | ۳ اپریل ۱۹۴۸ء | نمبر ۷۳

اخبارِ احمدیہ!

لاہور ۲ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کان میں درد اور نزلہ کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب بالالتزام حضور کی صحتِ کاملہ کے لئے دُعا فرماتے رہیں۔

حضرت اُمّ المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

سلامتی کونسل میں فلسطین کے متعلق عارضی صلح کی تجویز منظور ہو گئی!

سلامتی کونسل کا نیا صدر اور ممبران کی اکثریت پاکستانی نظریہ سے متفق ہے!

ہوا کے رُخ میں تبدیلی

— اسٹار نیوز سروس —

لندن ۲ اپریل۔ اسٹار کا نامہ نگار خصوصی نیویارک سے رقمطراز ہے کہ توقع ہے کہ آئندہ ہفتے سلامتی کونسل میں بحث و تمحیص ایسے مرحلے پر پہنچ جائے گی کہ جس کے بعد قضیۂ کشمیر کا آخری اور ناطق فیصلہ صادر کر دیا جائے گا۔ ڈاکٹر سیانگ اور اُن کے ساتھیوں کے درمیان صلاح و مشورے پایۂ تکمیل کو پہنچ چکے ہیں اور تصفیہ کے لئے ان کی تجاویز کے مسودہ پر نظر ثانی کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ باوثوق حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ نظر ثانی شدہ مسودہ کم و بیش مفہوم کے اعتبار سے اسی مضمون پر مشتمل ہے کہ جس کی بنا پر مسٹر گوپال سوامی آئنگر کو اپنی حکومت سے مشورہ حاصل کرنے کی ضرورت پیش آئی تھی۔ اور وہ واپس ہندوستان آنے پر مجبور ہو گئے تھے۔

یاد رہے اس وقت رائے عامہ اِس بات کے حق میں تھی (باقی صفحہ)

قلات کی شمولیت سے پاکستان کی معدنی دولت میں گراں قدر اضافہ!

ماہرِ طبقات الارض کا بیان

— اسٹار نیوز سروس —

کوئٹہ ۲ اپریل۔ کل ریاست قلات کے ماہرِ طبقات الارض مسٹر عبد الخالق مہتہ نے اسٹار کے نمائندے کو بتایا کہ قلات کی شمولیت سے پاکستان کی معدنی دولت میں زبردست اضافہ ہوا ہے۔ اور اب اِس بات کا امکان پیدا ہو گیا ہے کہ معدنی صنعت کے اعتبار سے قلات کو کلکتہ کی مانند قابلِ رشک اہمیت حاصل ہو جائے گی۔

ریاست قلات میں لوہے، سُرمے، سیسے، تانبے اور میگنیز کے بڑے بڑے معدنی ذخائر موجود ہیں اس کے علاوہ یہاں پٹرولیم، نیچرل گیس، گندھک، کوئلہ اور چُونے کے پتھر کی بھی کمی نہیں ہے۔ مسٹر مہتہ نے یہ بھی بتایا کہ قلات کا محکمہ صنعت و حرفت بہت تھوڑے عرصہ میں ہی دو نہایت کارآمد صنعتیں قائم کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ یہ صنعتیں صابن سازی اور آرک ویلڈنگ الیکٹروڈ ہیں۔ تمام پاکستان میں ریاست قلات ہی ایک ایسا علاقہ ہے جہاں الیکٹروڈ بنانے کی سہولتیں پائی جاتی ہیں۔

مشرقی پاکستان میں مسلم لیگ نیشنل گارڈ کی تنظیم توڑ دی گئی

چٹاگانگ ۲ اپریل۔ مسٹر آئی۔ اے مہاجر سالارِ صوبہ نے مشرقی پاکستان کے مسلم لیگ نیشنل گارڈ کو توڑ دینے کا اعلان کر دیا ہے آپنے کہا کہ اب چونکہ پاکستان قائم ہو چکا ہے اسلئے اب اس نیم فوجی جماعت کو برقرار رکھنا ضروری نہیں ہے۔ جن اراکین نے جنگِ آزادی لڑنے میں حصہ لیا وہ اپنی ساری توجہ اور کوشش پاکستان کی فوجوں کو مضبوط بنانے میں صرف کریں۔ (ا-پ)

آزاد فوج نے دشمن کا ایک طیارہ مار گرایا

تراڑکھل ۲ اپریل۔ حکومتِ آزاد کشمیر کا ایک بیان مظہر ہے کہ آزاد فوج نے کل شام پونچھ کے علاقہ میں دشمن کا ایک ہوائی جہاز مار گرایا۔ دشمن پونچھ میں محصور ہندوستانی فوج کو سامان پہنچا رہا تھا۔ اس کے گرنے پر دوسرے ہوائی جہاز دُم دبا کر بھاگ گئے۔ (اسپ)

نوابزادہ لیاقت علی خان لاہور میں

لاہور ۲ اپریل۔ آج دوپہر خان لیاقت علیخان وزیرِ اعظم پاکستان کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز لاہور پہنچے بیگم لیاقت علی آپکے ہمراہ ہیں۔ ہوائی اڈے پر گورنر مغربی پنجاب سر فرانسس میوڈی، افتخار حسین خان آف ممدوٹ اور حکومتِ پاکستان کے وزیر مہاجرین مسٹر غضنفر علیخاں نے آپکا استقبال کیا۔ آپنے گورنمنٹ ہاؤس میں قیام کیا ہے۔ آج آپنے مغربی پنجاب کے وزراء سے ملاقاتیں کیں۔ کل آپ مہاجرین کی مشیر کونسل کی صدارت فرمائیں گے (اسپ)

قائدِ اعظم نے قلات کی شمولیت منظور کر لی

کراچی ۲ اپریل۔ وزارت امور خارجہ کی طرف سے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ۳۱ مارچ کو خان قلات کا تحریری اقرار شمولیت گورنر جنرل پاکستان کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ قائدِ اعظم نے اس پر دستخط ثبت فرما دیئے (اسٹار)

پاکستانی وفد کو حکومت کیطرف سے ہدایات ارسال کر دی گئیں

سر ظفر اللہ خاں کے رویہ کی پوری پوری حمایت

لیک سکیس ۲ اپریل۔ رائٹر کے نامہ نگار نے لیک سکیس سے اطلاع دی ہے کہ حکومت پاکستان نے واضح کر دیا ہے کہ پاکستان چینی تجاویز کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہے۔ پاکستانی وفد کو اپنی حکومت کیطرف سے جو ہدایات موصول ہوئی ہیں انہیں وفد کے لیڈر چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں کے اس رویہ کی جو انہوں نے چینی تجاویز کے متعلق اختیار کیا پوری پوری حمایت کیگئی ہے۔

آل گجرات اُردو کانفرنس کا انعقاد

کراچی ۲ اپریل۔ انجمن ترقی اُردو کے سیکرٹری ڈاکٹر مولوی عبد الحق کراچی سے احمد آباد روانہ ہو گئے جہاں آپ ۲ اپریل کو آل گجرات اُردو کانفرنس کی صدارت فرمائیں گے۔ (او-پی-آئی)

حکومتِ پاکستان کی صنعتی پالیسی کا اعلان

کراچی ۲ اپریل۔ حکومتِ پاکستان کے وزیرِ تجارت و صنعت و حرفت نے ایک بیان میں حکومت کی صنعتی پالیسی پر مفصل روشنی ڈالی ہے۔ آپ نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان میں غیر ملکی سرمایہ لگایا جا سکتا ہے لیکن اس شرط کیساتھ کہ وہ سرمایہ خالص صنعتی اور اقتصادی اغراض کے ماتحت لگایا جائے اور کسی قسم کی خاص رعایتوں کا مطالبہ نہ کیا جائے۔ نیز آپ نے واضح کیا ہے کہ ان سرمایہ داروں کو اپنے کاروبار میں پاکستان کے باشندوں کو شریک رکھنا ہو گا۔ ملازمین بھی یہاں کے باشندوں میں سے ہی رکھے جائیں گے خصوصاً ٹیکنیکل ماہرین کی جگہوں کو پُر کرنے میں یہاں کے ماہرینِ فن کا خاص خیال رکھا جائے گا اور (باقی صفحہ پر)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

حکومت کے پاس قومیت وار دکانیں لینے والوں کا ریکارڈ نہیں ہے

آج اسمبلی میں

حسب سابق مغربی پنجاب کی مجلس قانون ساز کا اجلاس آج ٹھیک ٹھیک نو بجے شروع ہوا۔ سپیکر کی آمد کے وقت ایوان میں ارکان کی تعداد صرف ۱۸ تھی تلاوت کے دوران میں چند اور رکن آ شامل ہوئے اور بمشکل کورم پورا ہوا۔

مفاد عامہ کے خلاف

چودھری بہادل بخش کے یہ دریافت کرنے پر کہ کس قدر ہندو اور سکھ واپس مغربی پنجاب میں آتے ہیں اور ان میں سے کس قدر اپنی جائدادیں فروخت کر کے لوٹ گئے ہیں یہ کہا گیا کہ یہ بتانا مفاد عامہ کے خلاف ہے۔

چودھری مہتاب خان :۔ آج تک کتنے مہیو پاریوں نے دوکانوں کے لئے درخواستیں دیں اور ان میں سے کتنے دکانوں کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے

وزیر اعظم :۔ قومیت وار ریکارڈ نہیں رکھا گیا۔ اور نہ ہی ضلع وار کوئی ایسا ریکارڈ ہے۔

چودھری مہتاب خان :۔ کتنے تعلیم یافتہ میو نوجوانوں نے کسٹوڈین بننے کے لئے درخواستیں دیں اور کتنے متعین ہوئے :۔

مختلف قوانین کے لئے سلیکٹ کمیٹیوں کا تقرر

لاہور ——— اپنے نامہ نگار سے ——— ۳ر اپریل

وزیر اعظم :۔ صرف ایک درخواست ایسی موصول ہوئی ہے۔ جسے اسسٹنٹ کسٹوڈین لگا دیا گیا۔

میاں نور اللہ کے ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا کہ جہاں تک راشن کی پابندیوں۔ اناج کی درآمد و برآمد اور دیگر اجازت وغیرہ لینے کا تعلق ہے۔ ایک عام آدمی اور ایم۔ ایل۔ اے میں کوئی امتیاز نہیں ہے۔ خواجہ غلام صمد کے ایک سوال کے جواب میں یہ بتایا گیا۔ کہ وہ مہاجر جنہیں زمینیں الاٹ ہو چکی ہیں۔ انہیں اناج تقاوی پر دیا جاتا ہے۔ مفت نہیں

ترامیم کی منظوری

اس کے بعد وزیر مالیات نے مسودہ (ترمیم) قانون ...... مہاجر فنڈ مغربی پنجاب برائے منظوری پیش کیا جو متفقہ طور پر پاس ہو گیا۔ ترامیم کی منظوری کے بعد وزیر مالیات نے موجودہ قوانین کے مسودوں کی تصدیق کے لئے تحریک اور سلیکٹ کمیٹیوں کے تعین کے استدعا کی۔ مندرجہ ذیل کمیٹیاں بالاتفاق رائے معین ہوئیں :۔

مسودہ (ترمیم چہارم) قانون ٹیکس جائداد غیر منقولہ شہری مغربی پنجاب ——— چوہدری فضل الٰہی۔ راجہ سید اکبر۔ راجہ خیر مہدی۔ راجہ کالیخان غلام فرید۔ اور مسٹر گبن ——— کورم ۳ رپورٹ تا ۵ اپریل :۔

مسودہ قانون تحفظ رقیود در بارہ ذبیحہ و برآمد مواشی مغربی پنجاب ——— شیخ صادق حسن۔ ملک فیروز خان نون۔ سید عاشق حسین پیر لال بادشاہ۔ چودھری سرفراز خان

مسودہ قانون محصول برقی قوت مغربی پنجاب سردار برکت حیات خان۔ مولوی احمد جان۔ دیوان بہادر ایس۔ پی سنگھا۔ چودھری ولی محمد گوہیر چودھری ظفر اللہ خان

مسودہ قانون ٹیکس زرعی آمدنی مغربی پنجاب ———

میاں محمد ممتاز دولتانہ۔ محمد جمال خان لغاری ملک فیروز خان نون۔ پیر لال بادشاہ۔ چودھری راج محمد۔ صوفی عبد الحمید خان۔ چودھری ناصر الدین۔ راؤ خورشید۔ چودھری نصر اللہ خان رانا عبد الحمید۔ میاں نور اللہ۔ راجہ سید اکبر چودھری عزیز الدین۔ بیگم سلمیٰ تصدق حسین ——— کورم ۵ رپورٹ تا ۱۶ اپریل :۔

مسودہ (ترمیم مغربی پنجاب) قانون سٹامپ سند ——— بیگم سلمیٰ تصدق حسین۔ ڈاکٹر مرزا حمید اللہ بیگ۔ میاں ریاض دولتانہ۔ چودھری ولی محمد گوہیر۔ میاں نور اللہ کورم ۳۔ رپورٹ تا ۵۔ اپریل :۔

فوجی استحکام کیلئے امریکی بجٹ

واشنگٹن یکم اپریل :۔ آج صدر ٹرومین نے وزیر دفاع جیمز فارسٹل کو اگلے مالی سال جولائی تا جون ۱۹۴۹ء کے لئے امریکہ کے فوجی استحکام کے تحفظ ۱۳ ارب ڈالر کے تخمینے تیار کرنے کی اجازت دیدی ہے۔ (رائٹر)

اقتصادی بحالی کے پروگرام سے اسپین کا اخراج

واشنگٹن یکم اپریل :۔ اسپین کو یورپی ممالک کے اقتصادی بحالی کے پروگرام سے نکال دیا گیا ہے یہ فیصلہ آج وائٹ ہاؤس نے کیا ہے (رائٹر)

ہفتہ تک ہوائی معاہدہ کا مسودہ تیار ہو جائیگا

کراچی ۲ اپریل :۔ دونوں حکومتوں کے نمائندہ وفود کے درمیان ہوائی سمجھوتہ کے سلسلے میں آج بھی گفت و شنید جاری رہی۔ بہت سے امور پر باہم فیصلہ ہو گیا ہے۔ امید ہے کل تک معاہدہ کا اصل مسودہ تیار ہو جائے گا۔ آج کی بحث ہندوستان اور پاکستان کے ہوائی راستوں کی تعین کے لئے مخصوص تھی (اے۔ پی)

سرکاری ملازمین نے بھوک ہڑتال شروع کر دی

کلکتہ ۲ اپریل :۔ سرکاری ملازمین کی فیڈریشن کے پروگرام کے مطابق آج متعدد دفاتر میں ملازمین کے بعض گروہوں نے بھوک ہڑتال شروع کر دی۔ کنٹرولر آف فیکٹری اکاؤنٹس کے دفتر میں پچاس گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں۔ بعض وفادار ملازمین کو ان کے ساتھیوں نے دفتر میں کام کرنے سے روکا جس کی وجہ سے پولیس کو گرفتاریاں کرنی پڑیں۔ اکاؤنٹنٹ جنرل پوسٹ اینڈ ٹیلیگرافس کے دفاتر میں بھی بعض کلرکوں نے بھوک ہڑتال شروع کی ہوئی ہے۔ بھوک ہڑتال کرنے والوں کی تعداد تیس کے قریب بتائی جاتی ہے تمام مرکزی دفاتر پر پولیس کا زبردست پہرہ لگا دیا گیا ہے۔ (اے۔ پی)

مغربی بنگال میں رضاکاروں کی بھرتی

کلکتہ یکم اپریل :۔ وزیر اعظم مغربی بنگال ڈاکٹر بی۔ سی۔ رائے نے ایک صحافتی بیان میں ذکر کیا۔ کہ حکومت نے قومی رضاکاروں کی فوج بھرتی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس میں ابتداءً دس ہزار رضاکار بھرتی کئے جائیں گے (اے۔ پی)

شام و لبنان کے مابین مالی گفتگو کی نئی بنیاد

دمشق ۲ اپریل :۔ آج شامی صدر کے محل میں صدر شام کی زیر صدارت ایک جلسہ ہوا۔ اس میں وزراء کابینہ اور سجادوں کی ایک بڑی تعداد شریک تھی۔ اس جلسہ میں شام و لبنان کے مابین مالی تعلقات قائم کرنے کی ایک نئی بنیاد پر اظہار خیال کیا گیا۔

جلسہ کو مخاطب کرتے ہوئے صاحب صدر نے یہ امید ظاہر کی کہ شام و لبنان کے تعلقات اتنے ہی مستحکم رہیں گے۔ جیسے کہ پہلے تھے اور شام کے باشندگان سے کہا کہ وہ ہر اس قربانی کو قبول کر لیں جس کی لبنان کو خواہش ہو معلوم ہوتا ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان عارضی سمجھوتہ آج ختم ہو رہا ہے۔ اس کی بجائے دونوں ممالک کے مفادات کے تحفظ کے لئے ایک وسیع پیمانہ پر تجارتی معاہدہ کیا جائے گا۔ (اسٹار)

۱۵ اپریل کو عرب لیگ کی میٹنگ نہیں ہو گی

دمشق ۲ اپریل :۔ اگرچہ عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عزام پاشا کی صحت بہت بہتر ہو گئی ہے۔ لیکن وہ ابھی تک صاحب فراش ہیں۔ لیگ کے سیکرٹریٹ دفتر معتمد کے ایک رکن نے اس خبر کی تردید کی کہ عرب لیگ کے اگلے اجلاس کی تاریخ ۱۵ اپریل مقرر ہوئی ہے انہوں نے مزید کہا۔ کہ ابھی تک عزام پاشا نے اگلے اجلاس کے متعلق بھی کوئی اعلان نہیں کیا ہے۔ عزام پاشا کے ہفتہ سے قبل قاہرہ پہنچنے کی کوئی امید نہیں ہے۔ (اسٹار)

بن غازی کے رضاکار فلسطین روانہ ہو گئے

بن غازی ۲ اپریل :۔ آج یہاں فلسطین میں جد و جہد کرنے کے لئے بن غازی کے رضاکاروں کے پہلے جتھہ کی الوداعی تقریب میں پر جوش مجمع نے حصہ لیا۔ ۲۰۰ سے زائد نوجوانوں کو فلسطین کی دفاعی کمیٹی کے افسران نے شاندار طریقے سے الوداع کیا۔ قاضی اعظم اور اخبار برقہ کے مدیر نے ان لوگوں کے سامنے تقاریر کیں پہلے وہ ٹریننگ کیمپ واقع مرسا مطروح گئے ہیں ان کے ساتھ السید عبد اللہ عابد اور ان کے سیکرٹری سلیمان مطالب بھی ہیں (اسٹار)

روس اور فن لینڈ کا فوجی معاہدہ

ہیلسنکی یکم اپریل :۔ فن لینڈ کے وہ نمائندے جو ماسکو میں فوجی تعاون کا معاہدہ کرنے کے لئے گفتگو کر رہے تھے۔ حکومت سے مشورہ کرنے کے لئے واپس بلا لیا گیا ہے۔ مشورہ کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ روسی نمائندوں کے اصرار کی وجہ سے کہ روس اپنی فوجیں صرف اسی وقت تک فن لینڈ میں داخل کرے جب اس سے درخواست کی جائے گفتگو میں رکاوٹ پڑ گئی تھی (رائٹر)

صیہونیوں کو عربوں کے مقابلہ میں اپنی کمزوری کا احساس ہو گیا

لندن ۲ اپریل :۔ کل حیفہ کی ایک گاڑی پر جو حملہ ہوا تھا۔ اس کے متعلق یہ کہا جا رہا ہے کہ یہودیوں کی طرف سے یہ ان کا (مندرجہ) انتقام کی ایک نمائش ہے اس سے یہودیوں کی جنگی کوششوں میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا اس کے برخلاف لاریوں پر جو حملے ہو رہے ہیں ان سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہودیوں کی پیچیدہ اقتصادیات کا محاصرہ چھوٹا ہوتا جا رہا ہے۔ جو یہودی آبادی کے بڑے حصہ کی ہلاکت کا باعث ہو گا۔

فلسطین کے یہودی پریس کے بیانات سے اس چیز کی اور بھی شہادت ملتی ہے کہ یہودیوں کو اپنی غیر مطمئن حالت کا احساس ہے اور انہوں نے اپنی یہ شیخی چھوڑ دی ہے۔ کہ اگر عرب اور یہودیوں کی جنگ چھڑ گئی۔ تو وہ اپنی حفاظت خود کر سکتے ہیں۔ بد قسمتی سے شورش پسند گروہ جس کو یہودی ایجنسی نے ڈھیل دے دی تھی۔ ایجنسی اب ان کو اپنا اثر کام میں لانے نہیں دیتا (اسٹار)

اپریل کا پہلا ہفتہ

تحریک جدید کا چندہ جو جماعتیں یا برادرانِ وعدہ کرنے والے مجاہد اپریل کے پہلے ہفتہ میں یہاں داخل کر دیں گے۔ ان کی یہ ادائیگی ۳۱ مارچ میں سمجھی جائے گی۔ پس احباب کوشش کر کے اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کر لیں۔ (وکیل المال تحریک جدید)

روزنامہ الفضل لاہور
۳ اپریل ۱۹۴۸ء

کشمیر کا نیا مرحلہ

لیک سکسیس میں کشمیر کا معاملہ جس مرحلہ پر اس وقت تک پہونچ چکا ہے۔ اس سے اخبار بین احباب واقف ہیں۔ چینی صدر نے جو خطرناک صورت پیدا کردی ہے۔ اور جس طرح اس مسئلہ کو اور بھی الجھا کر رکھ دیا ہے۔ اس کے متعلق کافی لے دی ہو چکی ہے۔ لیکن ابھی تک پاکستان اور ہند دونوں حکومتیں اس کے متعلق کوئی ہدایات اپنے اپنے وفد کو نہیں بھیج سکیں۔ اس لئے بظاہر ایک تعطل کی سی فضا پیدا ہو گئی ہے۔ لیکن اس کے باوجود باختیار حلقے میں حرکت کے آثار صاف نظر آرہے ہیں۔ صدارت کے بدلنے کے ساتھ امید کی جارہی ہے۔ کہ یہ تعطل ختم ہوجائے گا۔ اور گتھی کے سلجھانے کے نئے زاویے معرض وجود میں آجائینگے۔ مسٹر الفانسو لوپیز کی رائے ہے کہ کوئی مناسب حل ضرور نکل آئے گا۔ ان کی خواہش یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ وہ اس معاملہ کو نبٹانے کے لئے گزشتہ کارروائی سے بالکل آزاد ہو کر سوچنا چاہتے ہیں۔ اور کسی نئے طریقے سے اسے حل کرنا چاہتے ہیں۔

یہ معاملہ کئی ماہ سے حفاظتی کونسل کے زیر غور ہے۔ اور کئی ایک اجلاس منعقد ہو چکے ہیں۔ ہر اجلاس کے پہلے مندرجہ بالا قسم کی امید دل کا اظہار ہوتا رہا ہے۔ اس تمام بحث تمحیص کا یہ نتیجہ تو ضرور نکلا ہے۔ کہ معاملہ کے حل طلب مسائل کم سے کم ہو گئے ہیں۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو یہی مسائل مسئلہ کی جان ہیں۔ اور شروع بحث سے اب تک ان کے حل کی کوئی قابل قبول صورت پیدا نہیں کی جاسکی۔ اس لئے معاملہ جہاں کا تہاں ہی کھڑا ہے۔ اور جب تک انصاف اور عدل کے بنیادی اصولوں کو پیش نظر نہیں رکھا جائے گا۔ اور آئینی موشگافیوں اور حیلہ بازانہ ہتھکنڈوں کو خیرباد نہیں کہی جائے گی۔ ہماری دانست میں حفاظتی کونسل تو کیا اس سے بھی کوئی بڑی عدالت معاملہ پر پورا قابو نہیں پاسکے گی۔

سچی بات تو یہ ہے کہ حکومت ہند نے یہ جھگڑا دیدہ دانستہ پیدا کیا ہے۔ اور اگر شروع ہی سے اس کے مدنظر عدل و انصاف ہوتا تو کشمیر کا معاملہ حفاظتی کونسل میں پیش ہی نہ ہوتا۔ بلکہ گھر ہی میں اس کا تصفیہ آسانی سے ہوسکتا تھا۔ حفاظتی کونسل میں تو اس کو لے جایا ہی اس لئے گیا ہے کہ عدالتی مغالطہ اندازی سے فائدہ اٹھایا جائے۔ اور ایک گھریلو معاملہ کو بین الاقوامی صورت دے کر مختلف اقوام کے سیاسی مفاد کی جنگ زرگری کے طوفان میں حقیقت کو دنیا کی نگاہوں سے چھپا دیا جائے۔

ریاست کشمیر کا معاملہ ریاست قلات کے معاملہ سے سوا اس کے کہ ایک کا حکمران ہندو ہے۔ اور دوسرے کا مسلمان اور کوئی فرق نہیں ہے۔ اگر حکومت ہند عدل و انصاف کو مدنظر رکھے۔ تو جس طرح اور جن وجوہات سے اس نے قلات کے معاملہ میں دخل نہیں دیا۔ اسی طرح اور ان وجوہات کی بناء پر وہ کشمیر سے بھی الگ رہ سکتی تھی۔ قلات کے معاملہ سے وہ اسی لئے الگ رہی ہے ناکہ جغرافیائی حالات اور عوام کے مذہبی تعلقات کی وجہ سے اس کا الحاق پاکستان ہی سے مناسب تھا۔ اگر وہ کشمیر کے معاملہ میں بھی اسی اصول کو پیش نظر رکھتی تو معاملہ صاف تھا۔ لیکن چونکہ یہاں حکمران ہندو تھا شروع ہی سے اس نے اپنے مصنوعی حقوق کا قلعہ تیار کرنا شروع کردیا۔ اور ان اصولوں کو پس پشت ڈالنے کا ارادہ کرلیا۔ جو ریاستوں کے معاملات میں مدنظر رکھنے ضروری تھے۔

اگر حکومت ہند اپنے ان مصنوعی حقوق کے پردے کو ہٹالے تو چند منٹوں میں کشمیر کا معاملہ طے ہوسکتا ہے۔ اور حفاظتی کونسل اس عرق ریزی سے بچ سکتی ہے۔ جو اس کو کرنی پڑ رہی ہے ؏

ہمارے قیدی دوستوں کا تبادلہ

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے رتن باغ

جیسا کہ احباب کو علم ہو چکا ہوگا۔ حکومت پاکستان اور حکومت ہندوستان کے درمیان مسلم اور غیر مسلم قیدیوں کے باہم تبادلہ کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ اور اعلان کیا گیا ہے۔ کہ یہ تبادلہ ۵ اپریل ۱۹۴۸ء سے عملاً شروع ہو جائے گا۔ اور غالباً آہستہ آہستہ تین چار ہفتہ تک جاری رہے گا۔ ہمارے بہت سے دوست اس وقت جالندھر جیل میں ہیں۔ جو مجوزہ تبادلہ کے پیش نظر گورداسپور سے جالندھر پہنچائے گئے ہیں۔ ان میں اخویم سید ولی اللہ شاہ صاحب اور مکرمی چوہدری فتح محمد صاحب سیال اور میجر چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ اور کئی دوسرے دوست شامل ہیں۔ اور بعض دوست لدھیانہ یا دوسرے جیل خانوں میں بھی محصور ہیں۔ یہ سب دوست جماعت کو اپنی طرف سے سلام بھیجکر دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور انہیں جلد تر خیریت کے ساتھ واپس لے آئے۔ اور وہ واپسی کے بعد مزید توقف اور تکلیف کے بغیر رہائی پا جائیں۔ ان کے ساتھ بعض نومبائعین بھی ہیں۔ جنہیں خدا تعالےٰ نے جیل کی چار دیواری میں بیعت کی توفیق عطا کی ہے۔ اور بعض بیمار ہیں۔ ان سب کے واسطے دوست دعا کر کے عند اللہ ماجور ہوں ؏

انقلاب

قانون قدرت کا سب سے نمایاں پہلو جو ہر کوئی محسوس کر سکتا ہے۔ وہ تغیر ہے۔ اگر آج تغیر کی رو ختم ہو جائے۔ تو تمام زندگی ہی نہیں۔ بلکہ یہ ہستی کا تمام کارخانہ ہی بند ہو جائے۔ پھر موجودہ سائنسی تحقیقات انسان کو اس نتیجہ پر پہنچاتی ہے۔ کہ اس تغیر میں ایک ارتقائی مقصد کام کر رہا ہے۔ آج سے ہزاروں سال جو دنیا تھی وہ اب نہیں ہے۔ اگر یہ درست ہے اور بادی النظر میں یہی درست معلوم ہوتا ہے۔ تو ماننا پڑے گا کہ یہ دنیا لحظہ بہ لحظہ ترقی کی منازل طے کر رہی ہے۔

یہ تغیر انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اقوام کی تاریخ کے آئینہ میں صاف جھلکتا ہوا نظر آئے گا۔ جو قوم تباہی کی طرف مائل ہو۔ اس میں پہلے انجماد پیدا ہو جاتا ہے۔ اس میں جو فطری طور پر تغیر رونما ہوتا ہے۔ وہ اس کو انحطاط کے گڑھے میں گراتا چلا جاتا ہے۔ لیکن ایک ترقی کرنے والی قوم ہمیشہ آگے بڑھنے کی جدوجہد کرتی ہے۔ وہ ایک جگہ جم کر نہیں ٹھہر سکتی۔ اس لئے وہ فطری تغیر کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کرتی ہے۔

اقوام کی زندگی میں اس تغیر کا نام انقلاب رکھا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی قوم کی ترقی کے معنے ہی یہ ہیں۔ کہ وہ ہر انقلاب کے خیرمقدم کے لئے ہر وقت تیار رہے۔ جو اقوام انقلاب سے اپنا دامن بچائے رکھتی ہیں۔ وہ رفتہ رفتہ صفحۂ ہستی سے مٹ جاتی ہیں۔ اور ان کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہتا۔ یہ ایک مانی ہوئی بات ہے لیکن اس کے مقابلہ میں یہ بھی ایک حقیقت ہے۔ کہ انقلاب اگر بتدریج نہ ہو۔ اور بھونچال کے جھٹکے کی طرح آئے۔ تو اس سے بھی کسی قوم کی ہستی خطرہ میں پڑ جاتی ہے۔ کم از کم یہ ہوتا ہے کہ قوم کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ جاتا ہے۔ تاریخ میں ہم کو اس کی بے شمار مثالیں ملتی ہیں۔ ماضی قریب میں فرانس اور روس کے انقلابات بدیہی مثالیں ہیں۔ ان انقلابات کی ہولناکی کے خیال سے اب بھی دل ہل جاتے ہیں اس سے بھی زیادہ نزدیک وہ انقلاب ہے۔ جو ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کے بعد پنجاب میں ہوا۔ اگر یہ قومیں تدبر اور عقل سے کام لیتیں۔ تو شاید وہ تباہیاں نہ آتیں جو آئیں۔ یہ بھونچال قدرتی نہیں کہلا سکتے۔ اس میں زیادہ ہاتھ انسان کی بے وقوفی اور حماقت کا ہوتا ہے انسان کی ترقی کے لئے انقلاب ناگزیر ہے۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ انقلاب کس طرح آتا ہے۔

اس وقت دنیا میں دو سکول ہیں۔ ایک تو یہ چاہتا ہے۔ کہ فوری انقلاب ہو۔ وہ طوفان اور بھونچال کی طرح آئے۔ خواہ اس میں کتنا ہی کشت و خون ہو۔ خواہ اس میں کتنی ہی تباہی آئے۔ مگر فوراً آئے۔ دوسرا اسکول انجماد کی طرف مائل ہے۔ وہ پرانی دنیا کو قائم رکھنے پر مصر ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر پہلا سکول کامیاب ہو گیا۔ تو دنیا کو خون کے دریا میں غسل کرنا پڑے گا۔ اور اگر دوسرا اسکول کامیاب رہا۔ تو دنیا خود بخود تباہی کے گڑھے میں گر جائے گی جس سے نکلنا شاید ناممکن ہو جائے۔

دنیا میں آج بڑے بڑے دانشمند پائے جاتے ہیں لیکن معلوم ہوتا ہے کہ سب کی عقلیں چکرا گئی ہیں۔ ان کو اس کا کوئی حل نظر نہیں آتا۔ اس وقت صرف اللہ تعالےٰ ہی راہ نمائی کر سکتا ہے۔ کاش یہ دانشمند اس کی طرف رجوع کریں ؏

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کا ایک اہم ارشاد

۲۵ فیصدی سے لیکر ۵۰ فیصدی تک ماہوار چندہ ادا کرنے والوں کے متعلق

۲۸ دسمبر مجلس مشاورت کے موقعہ پر فرمایا۔

"میرے نزدیک جماعت کی مالی حالت کو مضبوط کرنے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ آئندہ مستقل طور پر ہر شخص چندہ ۲۵ فیصدی سے لے کر ۵۰ فیصدی تک بڑھانے کی کوشش کرے۔ یعنی جو کچھ اس کی ماہوار آمد ہو۔ اس کا وہ ¼ سے ½ تک چندہ ادا کرے۔ اس میں صدر انجمن کے سارے چندے آجائینگے۔ سوائے اس کے کہ وقف جائیداد کی جو تحریک کی گئی ہے وہ اس سے الگ ہے۔ بہرحال چندہ عام چندہ جلسہ سالانہ چندہ وصیت۔ چندہ تحریک جدید اور دوسرے چندے اس میں شامل ہونگے۔ اور جو روپیہ باقی بچے گا۔ اس کے متعلق یہ فیصلہ کرنا میرے اختیار میں ہوگا۔ کہ اس روپیہ کو کہاں خرچ کیا جائے۔ جب کوئی دوست اپنی ماہوار آمد پر ۲۵ فیصدی سے لیکر ۵۰ فیصدی تک چندہ ادا کرنے کا وعدہ کرلیں۔ تو ان کا فرض ہوگا کہ وہ پہلے اپنے چندوں کی فہرست دفتر میں بھجوائیں۔ اور لکھ دیں کہ میں اتنا روپیہ بھجوا رہا ہوں۔ اس میں چندہ عام اس قدر ہے۔ حفاظت مرکز اس قدر ہے۔ چندہ جلسہ سالانہ اس قدر ہے۔ چندہ تحریک جدید اس قدر ہے۔ چندہ وصیت اس قدر ہے اسی طرح اگر کوئی اور چندے ہوں۔ تو انکا ذکر بھی کیا جائے دفتر والوں کا فرض ہوگا کہ وہ ان تمام چندوں کا حساب رکھیں۔ اور جس جس مد سے کسی چندہ کا تعلق ہو۔ اس مد میں اس چندے کو ڈالا جائے۔ مثلاً اگر کوئی شخص دس روپے ماہوار بھیجتا ہے اور لکھ دیتا ہے۔ کہ اس میں سے دو روپے میں نے فلاں کو دینے ہیں چار روپے فلاں کو ایک روپیہ فلاں کو اور ایک روپیہ فلاں کو تو اس کے مطابق انکا چندہ شمار کیا جائے لیکن تمام چندے ادا کرنیکے بعد ۲۵ یا ۵۰ فیصدی رقم میں سے جو کچھ بچے گا اسکے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

مقصود سے محبت خطرات کو کم کر دیتی ہے

جب تک ہر جماعت میں ایسے افراد موجود نہ ہوں جو مالی اور جانی قربانی کرنے کیلئے تیار ہوں کامیابی نہیں ہو سکتی

لاہور ۳۱ مارچ - آج بعد نماز مغرب کوٹھی رتن باغ کے صحن میں حضور مجلس میں رونق افروز ہو کر دیر تک حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔ جس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے۔

محمد حیات تاثیر واقف زندگی

حضور نے فرمایا: جتنی محبت کسی کو اپنے مقصود سے ہوتی ہے۔ اتنے ہی خطرات کم ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ عورت کو دیکھو۔ وہ صاحب اولاد ہونے کے لئے زندگی کے بہترین دور کو خرچ کر دیتی ہے۔ مگر ذرا بھی پرواہ نہیں کرتی۔ تم میں سے اگر کوئی دو ایک روٹیاں بھی زیادہ کھالے۔ تو اس معمولی سے بوجھ کے باعث جو پونڈ سوا پونڈ کا ہوتا ہے کتنی تکلیف محسوس کرتا ہے۔ مگر عورت ہنسی خوشی بچے کا بوجھ اٹھانے لئے پھرتی ہے۔ اسے یہ بھی علم نہیں ہوتا کہ آیا بچہ زندہ پیدا ہوگا یا مردہ اور اگر پیدا ہوگا تو تندرست ہوگا یا بیمار۔ مگر وہ یہ سب تکالیف حصول اولاد کے لئے برداشت کرتی چلی جاتی ہے۔ پھر سینکڑوں واقعات ایسے ہیں۔ کہ مثلاً بچہ پانی میں گر گیا۔ تو ماں فرط محبت کے باعث اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے پانی میں کود پڑی۔ اور بسا اوقات ایسا ہوا کہ بچہ تو بچ گیا۔ مگر ماں جانبر نہ ہو سکی۔

حضور نے فرمایا میری اس گفتگو کا باعث مس مردولا سارا بائی کی آج کی ملاقات ہے۔ وہ مغربی پنجاب سے غیر مسلم عورتوں کے انخلاء کے کام پر لگی ہوئی ہیں۔ اور اس تندہی اور محنت کے ساتھ کام کر رہی ہیں کہ مسلمان عورتیں اس رنگ میں کام نہیں کر رہیں۔ میں نے دیکھا وہ بالکل اکیلی ہیں۔ ان کے ساتھ کوئی محافظ نہیں۔ مگر وہ سارے پنجاب کا دورہ کر کے غیر مسلم عورتوں کو نکالنے کا کام کر رہی ہیں۔

اس موقعہ پر حضور نے اظہار افسوس کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک طرف تو ایک عورت کا یہ حال ہے کہ وہ حصول مقصد کی خاطر بغیر کسی محافظ کے سارے پنجاب کا جہاں کوئی بھی ہندو نہیں دورہ کر رہی ہے۔ مگر پچھلے دنوں جب جماعت احمدیہ گنج لاہور کے بعض افراد کے نام حفاظت کے سلسلہ میں قرعہ نکلا۔ تو انہوں نے عذر پیش کر دئیے۔ کہ ہم اس وقت نہیں جا سکتے۔ حالانکہ ...۸ سال کے لمبے عرصہ سے عیسائی مانک کوہ ایلپس کی چوٹیوں پر جا کر اپنی زندگیاں گزارتے چلے جا رہے ہیں۔ اور سینکڑوں ہندو سادھو بنکر ہمالیہ کی چوٹیوں پہ چلے جاتے ہیں اور بیوی بچوں کا انہیں خیال تک بھی نہیں آتا۔

اسی طرح سینکڑوں لوگ رہبانیت اختیار کر کے دنیا سے علیحدگی اختیار کر لیتے ہیں۔ اور ساری کی ساری زندگی ایک گوشہ میں بیٹھ کر گزار دیتے ہیں۔ مگر دنیا کی خواہشات ان کے ارادہ میں تزلزل پیدا نہیں کر سکتیں۔ تم کہدو گے۔ کہ وہ ایک غلط راہ پر چل رہے ہیں۔ اور اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ مگر کیا یہ بے غیرتی نہ ہوگی۔ کہ وہ تو ایک غلط اور جھوٹ عقیدہ کی خاطر بھی اپنی زندگیاں قربان کرتے چلے جا رہے ہوں۔ اور اس سے وفاداری کا ثبوت دے رہے ہوں۔ جس سے وفا کرنی جائز نہیں۔ مگر تم حق و صداقت کی خاطر بھی وہ قربانی نہ کر سکو۔ اور اس ذات سے بے وفائی کرو۔ جس سے وفا کرنا تم پر فرض ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ جماعت نے اس نقطہ کو سمجھا ہی نہیں اور یہی وجہ ہے کہ جماعت میں کمزوری پائی جاتی ہے۔ جب چندہ کی شرح شروع شروع میں دھیلا مقرر ہوئی۔ تو بعض لوگوں نے مخالفت کی۔ مگر اب آنہ روپیہ ہے۔ اور جماعت خدا کے فضل سے اس کو بڑی خوشی سے ادا کر رہی ہے۔ چنانچہ اس فساد کے دوران میں بھی جبکہ ہمارا ایک لاکھ آدمی بیکار ہو چکا ہے۔ جماعت نے قربانی کا بہت اچھا نمونہ دکھایا ہے اور اس وقت ۱۰ ہزار روپیہ ہفتہ وار آمد کی اوسط ہے۔ حالانکہ جب ہم لاہور آئے تھے ۲۰۰ روپیہ بھی بڑی مشکل سے آتا تھا۔

پس جس طرح چندہ میں تم نے ترقی کی ہے۔ اسلام کی خاطر جان دینے میں بھی ایسا ہی بلکہ اس سے بہت بڑھ کر قربانی کی ضرورت ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں اور ان لوگوں سے غافل نہیں ہوں۔ جنہوں نے اس مصیبت اور ابتلا کے وقت سلسلہ سے بے وفائی کی ہے۔ مگر اس کام کے لئے بھی کچھ وقت درکار ہے اور میں تو سمجھتا ہوں۔ کہ موجودہ فساد بھی خدا تعالےٰ کا ایک فضل ہے . . . .

. . جو کمزوری جماعت میں پیدا ہو گئی تھی۔ اس کے دور کرنے کے لئے ایک موقعہ ہے۔ لہذا میں جماعت کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ اب بھی سنبھل جائے۔ اور میری ہر بات کو دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کریں اور جس طرح دوسرے کاموں میں جوش دکھاتے ہیں۔ اسی طرح جانی قربانی کی تحریک کے لئے بھی کوشش کریں۔ کیونکہ جب تک ہر ایک جماعت میں ایسے لوگ موجود نہ ہونگے۔ جو رات اور دن دوسروں کو جہاد اور مالی و جانی قربانی کے لئے تیار کرتے رہیں کامیابی نہیں ہو سکتی۔

ان اللہ مع الذین اتقوا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی تقریر ۲۵ دسمبر ۱۸۹۷ء میں فرماتے ہیں۔ کہ

"اپنی جماعت کی خیر خواہی کے لئے زیادہ ضروری بات یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ تقوےٰ کی بابت نصیحت کی جاوے۔ کیونکہ یہ بات عقلمند کے نزدیک ظاہر ہے۔ کہ بجز تقوےٰ کے اور کسی بات سے اللہ تعالےٰ راضی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون۔ ہماری جماعت کے لئے خاصکر تقوےٰ کی ضرورت ہے۔ خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور اس کے سلسلہ بیعت میں ہیں۔ جس کا دعوےٰ ماموریت ہے۔ تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں۔ کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے۔ یا کیسے ہی روبہ دنیا تھے ان آفات سے نجات پا جائیں۔

آپ جانتے ہیں کہ اگر کوئی بیمار ہو جائے خواہ اس کی بیماری چھوٹی ہو یا بڑی۔ مگر اس بیماری کے لئے دوا نہ کی جائے۔ اور علاج کے لئے دکھ نہ اٹھایا جاوے بیمار اچھا نہیں ہو سکتا۔ ایک سیاہ داغ مونہہ پر نکلکر ایک بڑا فکر پیدا کر دیتا ہے۔ کہ کہیں یہ داغ بڑھتا بڑھتا کل مونہہ کو کالا نہ کر دے۔ اسی طرح معصیت کا بھی ایک سیاہ داغ دل پر ہوتا ہے۔ صغائر سہل انگاری سے کبائر ہو جاتے ہیں۔ صغائر وہی داغ چھوٹا ہے۔ جو بڑھ کر آخر کار کل مونہہ کو سیاہ کر دیتا ہے۔"

اللہ رحیم و کریم ہے ویسا ہی قہار اور منتقم بھی ہے۔ ایک جماعت کو دیکھتا ہے کہ ان کا دعوےٰ اور لاف و گزاف تو بہت کچھ ہے۔ اور ان کی عملی حالت ایسی نہیں۔ تو اس کا غیظ و غضب بڑھ جاتا ہے۔ پھر ایسی جماعت کی سزا دہی کے لئے وہ کفار کو ہی تجویز کرتا ہے۔ جو لوگ تاریخ سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں۔ کہ کئی دفعہ مسلمان کافروں سے تہ تیغ کئے گئے۔ جیسے چنگیز خان اور ہلاکو خان نے مسلمانوں کو تباہ کیا۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں سے حمایت اور نصرت کا وعدہ کیا ہے۔ لیکن پھر بھی مسلمان مغلوب ہوئے۔ اس قسم کے واقعات بسا اوقات پیش آئے۔ اس کا باعث یہی ہے کہ جب اللہ تعالےٰ دیکھتا ہے کہ وہ لا الہ الا اللہ تو پکارتی ہے۔ لیکن اس کا دل اور طرف ہے۔ اور اپنے افعال سے وہ بالکل روبہ دنیا ہے۔ تو پھر اس کا قہر اپنا رنگ دکھاتا ہے۔

اللہ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول و فعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے۔ پھر جب دیکھے کہ اس کا قول و فعل برابر نہیں تو سمجھ لے۔ کہ وہ مورد غضب الٰہی ہوگا۔ جو دل ناپاک ہے۔ خواہ قول کتنا ہی پاک ہو وہ دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا۔ بلکہ خدا کا غضب مشتعل ہوگا۔ پس میری جماعت سمجھ لے۔ کہ وہ میرے پاس آئے ہیں اس لئے کہ تخم ریزی کی جائے جس سے وہ پھلدار درخت ہو جائے۔ پس ہر ایک اپنے اندر غور کرے کہ اس کا اندرونہ کیسا ہے اور اس کی باطنی حالت کیسی ہے۔ اگر ہماری جماعت بھی خدانخواستہ ایسی ہے۔ کہ اس کی زبان پر کچھ ہے۔ اور دل میں کچھ ہے۔ تو پھر خاتمہ بالخیر نہ ہوگا۔ اللہ تعالےٰ جب دیکھتا ہے کہ ایک جماعت جو دل سے خالی ہے اور زبانی دعوے کرتی ہے وہ غنی ہے وہ پرواہ نہیں کرتا۔ بدر کی فتح کی پیشگوئی ہو چکی تھی۔ ہر طرح فتح کی امید تھی۔ لیکن پھر بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رو رو کر دعا مانگتے تھے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضؓ نے عرض کیا کہ جب ہر طرح فتح کا وعدہ ہے۔ تو پھر ضرورت الحاح کیا ہے؟ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ذات غنی ہے یعنی ممکن ہے کہ وعدہ الٰہی میں کوئی مخفی شرائط ہوں۔

پس ہمیشہ دیکھنا چاہیئے کہ ہم نے تقوےٰ و طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔ اس کا معیار قرآن ہے۔ اللہ تعالےٰ نے متقی کے نشانوں میں ایک نشان یہ بھی رکھا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ متقی کو مکروہات دنیا سے آزاد کر کے اس کے کاموں کا متکفل ہو جاتا ہے جیسے کہ فرمایا ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجاً ویرزقہ من حیث لا یحتسب (س ۲۸) جو شخص خدا تعالےٰ سے ڈرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہر ایک مصیبت میں اس کے لئے راستہ مخلصی کا نکال دیتا ہے۔ اور اس کے لئے ایسے روزی کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ کہ اسکے علم و گمان میں نہ ہوں۔ یعنی یہ بھی ایک علامت متقی کی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ متقی کو نابکار ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا۔ مثلاً ایک دوکاندار یہ خیال کرتا ہے کہ دروغگوئی کے سوا اس کا کام نہیں چل سکتا۔ اس لئے وہ دروغگوئی سے باز نہیں آتا۔ اور جھوٹ بولنے کے لئے وہ مجبوری ظاہر کرتا ہے۔ لیکن یہ امر ہرگز سچ نہیں۔ خدا تعالےٰ متقی کا خود محافظ ہو جاتا۔ اور اسے ایسے موقعہ سے بچا لیتا ہے۔ جو خلاف حق پر مجبور کرنے والے ہوں یاد رکھو جب اللہ تعالےٰ کو کسی نے چھوڑا تو خدا نے اسے چھوڑ دیا جب رحمٰن نے چھوڑ دیا۔ تو ضرور شیطان اپنا رشتہ جوڑیگا۔

یہ نہ سمجھو کہ اللہ تعالےٰ کمزور ہے وہ بڑی طاقت والا ہے۔ جب اس پر کسی امر میں بھروسہ کرو گے

انتباہ ایزدی

از مکرم عبدالمجید خاں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ریٹائرڈ کپورتھلہ

گو آج سے پیشتر آسمان سے کئی مرتبہ مختلف رنگوں میں اہل دنیا کو تنبیہ ہو چکی ہے۔ لیکن موجودہ مصائب جو تقسیم ملک کے سلسلہ میں واقع ہوئے ہیں اس کی نظیر دنیا کی کوئی تاریخ پیش کرنے سے قاصر ہے۔ یہ انتہائی اور غیر معمولی لرزش بالخصوص مسلمانوں کو بیدار کرنے کے لئے کی گئی ہے۔ جس کے متعلق خدا کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بہت مدت پیشتر جہاں پر دنیا کے دیگر ممالک یورپ و ایشیاء وغیرہ کو آنے والے زلازل یعنی مختلف قسم کے عذابوں سے خبردار کیا ہے اور باشندگان جزائر کو الفاظ ذیل سے مخاطب کیا ہے۔ "اے جزائر کے رہنے والو تمہیں کوئی مصنوعی خدا اس دن عذاب سے نہیں بچا سکے گا"۔

وہاں پر ملک ہند کے باشندوں کو مندرجہ ذیل ہولناک الفاظ سے آگاہ فرمایا ہے "یہ نہ سمجھو کہ تم آنیوالے عذابوں سے محفوظ ہو گے۔ بلکہ تم دیگر ممالک سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے"۔ اللہ اکبر! ہم نے ان الفاظ کو بعینہٖ اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھا۔ مگر قابل غور یہ امر بھی ہے کہ حضرت مسیح موعود نے آنیوالے عذابوں کے متعلق جو خدا سے خبر پا کر دنیا کو اطلاع دی ان الفاظ سے واضح ہوتا ہے کہ ابھی سلسلہ مصائب ختم نہیں ہوا۔

جائے غور ہے کہ گذشتہ افراتفری میں سات لاکھ مسلمانوں کو سخت بے دردی سے موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ ستر ہزار مسلمان عورتوں کا اغوا اور جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تباہی مدفعی فوق طاقت اور حشر کے مناظر کے قائم مقام ہے نیز شہروں و دیہات پر بے مثل تباہی واقع ہوئی جو سخت ماتم اور مصیبت کا باعث ہوئی۔

دراصل تدبر کرنے سے پایا جاتا ہے کہ انسان کی دو حالتوں یعنی ظاہر و باطن دونوں کی یک جہتی اور متفقہ توجہ اور کوشش سے انسانی افعال کے عمدہ نتائج برآمد ہو سکتے ہیں بصورت دیگر محال ہے۔ جیسا کہ اسی کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذیل کے کلام میں نہایت لطیف طور پر اشارہ فرمایا ہے۔

"نماز میکنی و قبلہ را نمی دانی
ندانمت چہ غرض زیں نماز ہا باشد"

یعنی محض ظاہری طور پر نماز ادا کرنا بجز اپنے سامنے اللہ تعالیٰ کی صفات کو رکھنے اور اصل مقصد تعلیم اسلام کی کماحقہٗ پیروی کرنے کے کسی عمدہ نتیجہ کی امید رکھنا محض موہوم چیز ہے۔ جس میں حقیقت نہیں۔ اس لئے حضور فرماتے ہیں کہ جب تک تمہارے باطنی نور سے میں تمہارے ظاہری طور پر کہ اب نماز ادا کرنے کا گھر نقش ہو گا اور جو چیز قبلہ رخ ہونے میں مقصود ہے وہ یعنی توحید کی روح قلب میں متمکن ہو اور اسلام کا ابتدائی زمانہ اور اللہ تعالیٰ کے نشانات جو ملک عرب کے شہر مکہ میں وقوع میں آئے۔ جس سے دنیا کا نقشہ کلی طور پر بدل گیا۔ آنکھوں کے سامنے نہ آ جائیں۔ اس وقت محبت الٰہی و خشیت اللہ کا جذبہ جو نماز کا مغز ہے ہرگز حاصل نہ ہو گا۔ اسی لئے فرمایا کہ محض ظاہری طور پر نمازوں کا ادا کرنا مفید ثابت نہ ہو گا۔ کیونکہ محض چھلکے پر ہنسنا اور مغز کی طرف توجہ نہ کرنا محض وقت ضائع کرنا ہے۔ اس صورت میں ہر مسلمان کے لئے لازم ہے کہ اپنی ہر نماز کو اس کے ضروری لوازمات کے ساتھ ادا کرے جن کے کماحقہٗ ادا کرنے سے مسلمانوں نے دنیا کی کایا پلٹ دی تھی۔ گویا اپنے خالق و منعم حقیقی سے جھکے ہوئے اس آستانہ سے دور افتادوں کو اللہ تعالیٰ سے ایسا ملا دیا کہ گویا انہوں نے اسی زندگی میں اللہ تعالیٰ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا اور اسی وجہ سے ابتداء اسلام میں مسلمانوں سے ایسے ایسے کام ظہور میں آئے کہ ظاہر میں انسان کو ناممکن نظر آتے ہیں۔ اس جگہ بالطبع یہ خیال دل میں پیدا ہوتا ہے کہ یہ درجہ کیونکر حاصل ہو تو اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے۔

ولکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔ اس لئے ہم کو اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں اپنے متبوع فخر الانبیاء رسول عربی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی مطہر زندگی کو نصب العین بنانا چاہیئے۔ جس کے بغیر یعنی اللہ تعالیٰ کے منشاء کے خلاف عمل پیرا ہونا خود نامرادیوں اور ناکامیوں کو دعوت دینا ہے۔ مصائب کے وقوع کی نسبت بعض کے دلوں میں یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے لئے بالخصوص یہ تکالیف پیش کیوں آئیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ جس کے سپرد کوئی قیمتی چیز یا خزانہ کیا جاوے تو غفلت کی طرف سے اسی سے اس خزانہ کے متعلق باز پرس ہوتی ہے نہ کہ دوسروں سے۔ مسلمانوں پر جو اللہ تعالیٰ کا عظیم الشان فضل ہو چکا ہے جو آج قریباً ۱۴۰۰ سو سال قبل مذہب اسلام کی مکمل تعلیم نازل ہونے سے وقوع میں آیا ہے اس کی قدر نہ کرنا اور عدم توجہ کی سزا اسی قوم کے لئے لازم ہے جس پر وہ حقیقت نازل ہوئی نہ کہ دوسروں کے لئے لہٰذا مسلمانوں کے ہر فرد کو ظاہری و باطنی طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو مشعل راہ بنانا چاہیئے تاکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ہر بات میں اتباع کر کے اللہ تعالیٰ سے حقیقی تعلق پیدا ہو سکے اور جو موجودہ مصائب سے بچنے کا صحیح علاج ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کی شدید تنبیہ کے بعد ہمارے لئے یہ ہم درپیش ہے کہ ہم اپنی زندگیوں کو اس نمونہ کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے مقرر فرمایا ہے ڈھال کر بالکل بدل دیں۔ جس سے نمایاں طور پر ہماری ہر حرکت سکون میں تغیر پایا جائے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی طرف رحمت کے دروازے ہمارے لئے کھول دیئے جائیں مگر یہ بات آسان نہیں یہ ایسی جدوجہد کو چاہتی ہے جو واقعی موت کے مترادف ہے۔ اس موقع پر یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ بعض باتیں ظاہری طور پر نہایت معمولی نظر آتی ہیں۔ مگر ان کے امتیاز کرنے سے نہایت عمدہ نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر بزرگان دین کی ظاہری شکل و صورت میں موافقت پیدا کرنا بہت بڑی باتوں کے حصول کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو نمونہ رہنمائی کے لئے پیش کیا گیا ہے۔ اس بابرکت نمونہ کے ساتھ موافقت تامہ حاصل کرنے میں ہی کامرانی کا راز مضمر ہے۔ اس جگہ چھوٹی سی مثال بیان کرتا ہوں۔ کہ عام مسلمانوں کی ظاہر شکل کو جب دیکھا جاتا ہے۔ تو وہ قطعاً حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت و عمل کے خلاف ہے۔ مثلاً ڈاڑھی رکھنے کی سنت کو ہی لے لیا جائے۔ جس سے مسلمان بالکل غافل ہیں۔ یعنی بجائے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے انہوں نے اپنے اطوار و مشاغل کو لغویت میں ڈھال لیا ہوا ہے۔ بلکہ اس میں وہ فخر محسوس کرتے ہیں حالانکہ متبوع کے خلاف کوئی حرکت کرنا ہرگز روا و جائز نہیں۔ کیونکہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں مغائرت ہوتے ہوتے دینی و روحانی امور میں دوری بلکہ نعوذ باللہ نفرت کے جذبات پیدا ہوتے چلے جاتے ہیں۔ جو آخر کار روحانی طور پر ہلاکت کا باعث ہو جاتے ہیں مسلمانوں میں معمولی معمولی باتوں میں اپنے متبوع کا ہم اطوار اور ہم شکل ہونے کا فقدان ہے جس کی وجہ سے آخر کار دینی فرائض کی ادائیگی سے بے بہرہ ہو کر کسی طرف کے بھی نہیں رہتے یعنی نہ اپنے آپ کو مسلمان کہلانے کے مستحق ہوتے ہیں اور نہ ہی دوسرے مذاہب والوں کی نظر میں قابل قدر۔ دراصل حقیقی طور پر خوشی اسی وقت ہو سکتی ہے کہ یہاں پر حکومت کے رنگ میں ہر مسلمان کی نشست و برخاست وضع قطع دنیا و کشش ہی بتا دے کہ یہ افراد بانی مذاہب اسلام سے وابستہ ہیں۔ خدا کرے ہم مسلمانوں میں اس تباہی سے سبق حاصل ہو اور ہم اپنی حالت بکلی تبدیل کر کے اللہ تعالیٰ کے رحم کے مستحق ہو جائیں۔ انہیں موجودہ حالات جن میں سے ہم گذر رہے ہیں۔ ان کے متعلق اس کے مختلف پہلوؤں پر غور کر رہا تھا تو مجھ کو سر اقبال کا مندرجہ ذیل شعر یاد آیا۔

زمانہ کے انداز بدلے گئے
نیا راگ ہے ساز بدلے گئے

جس میں سبق آموز الفاظ ۔۔۔ وہ زمانہ کے مناسب حال ان کی زبان سے نکلے ہوئے پائے گئے۔ تنویر صاحب ایڈیٹر الفضل نے واقعات موجودہ کے متعلق بیشتر جو نظم لکھی تھی۔ اس کا ایک شعر یاد آ کر موجودہ افراتفری کی بعینہٖ تصویر سامنے آ گئی وہ شعر یہ ہے۔

منزلیں بدل گئیں راستے بدل گئے
تری چال ہے وہی چال اب بدل کے چل

عجیب اتفاق ہے کہ شعر مذکور کے الفاظ کے عین مطابق مسلمانوں کو اپنے مالوف وطنوں کو جبری ہجرت کی وجہ سے الوداع کہنا پڑا۔ اور تقسیم ملک کے سلسلہ میں یہاں تک مشکلات کا سامنا ہوا۔ کہ راستے آمد و رفت کے بھی تبدیل ہو گئے۔ دوسرے مصرع کا یہ مطلب ہے کہ اے مسلمان! اب تو خدا سے شرم کر اور اپنی چال بدل دے یعنی طریق زندگی کو بدل کر اپنے اندر نیک تغیر پیدا کر جو مصائب پیش آمدہ سے بچنے کا یقینی علاج ہے۔

ان موجودہ واقعات مصیبت پیش آنے سے پہلے حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ امام جماعت احمدیہ نے بار بار مسلمانوں کو بذریعہ خطبات متنبہ فرما کر بیدار کیا ہے۔ فرمایا "اپنے اندر تغیر پیدا کرو۔ اللہ تعالیٰ کے حضور راتوں دعائیں کی جائیں کہ جیسے محاورہ میں کہتے ہیں کہ ان کے ناک رگڑے جائیں ان کے ماتھے گھس جائیں۔ ہمیں چاہیئے کہ آج یونس نبی کی قوم کی طرح تمہارے بچے۔ عورتیں اور تمہارے نوجوان اور تمہارے بوڑھے سب کے سب خدا تعالیٰ کے سامنے روئیں کہ خدا تعالیٰ تباہی سے بچائے اور اپنے فضل سے ہماری دستگیری فرمائے۔ اگر ہم اپنی دعاؤں اور گریہ وزاری سے خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لیں۔ تو یقیناً دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت ہمارے حقوق کو تلف نہیں کر سکتی۔ اس لئے تم خدا تعالیٰ سے دعائیں کرو۔ اللہ آج بھی چاہے۔ تو آسمان سے صرف ایک کن کہہ کر ساری دنیا کے نقشوں کو بدل سکتا ہے۔ اس لئے ہر شخص دعاؤں میں مصروف ہو جائے"

اب میں آخر میں حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ الفاظ بیان کر کے اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ فرمایا

"تم میں سے ہر شخص جہاں بھی پھر رہا ہو۔ دنیا اسے دیکھ کر یہ نہ سمجھے کہ یہ بیسویں صدی میں انگریزوں کے پیچھے پھرنے والا اور مغربیت کی تقلید کرنے والا ایک شخص ہے۔ بلکہ یہ سمجھے کہ آج سے ۱۳۰۰ سال پہلے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مدینہ کی گلیوں میں پھر رہا ہے۔ اے دوستو! میں نے خدا تعالیٰ کا حکم آپ لوگوں تک پہنچا دیا ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کا سوال کوئی معمولی سوال نہیں"۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کرنے اور دعاؤں کی خاص مہم شروع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تاکہ رحم خداوندی کو جذب کیا جا سکے آمین۔

ولادت

میری ہمشیرہ صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے پہلی لڑکی عطا فرمائی ہے اور حضور نے نومولود کا نام نعیمہ النساء بیگم رکھا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ نومولود کی درازی عمر نیک اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار:۔ احقر محمد احمد انور حیدر آبادی
متعلم ٹی۔ آئی۔ کالج لاہور۔

ہمارا تعلیم الاسلام ہائی سکول

از مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ

تعلیم الاسلام کالج کے متعلق بعض کوائف (خصوصاً طلباء کی سادگی۔ آرائش بلکہ ضروری سامان کا فقدان اور طلباء میں قناعت کی روح جس کا حضرت میاں بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ نے اپنے کل والے نوٹ میں اپنے مخصوص اور مؤثر انداز میں ذکر فرمایا ہے) پڑھ کر میرے دل میں تحریک پیدا ہوئی کہ ہمیں تعلیم الاسلام ہائی سکول کی مشکلات۔ اور ان پر قابو پانے میں طلباء کی جدوجہد کے متعلق بھی جماعت کو صورت حال سے آگاہ کر دینا چاہیئے۔ تاکہ اگر احباب کو ان کے متعلق بھی کوئی بات پسند آئے تو وہ اپنے ان عزیز بچوں کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اور ایک حد تک اپنی طبیعت میں اطمینان محسوس کر سکیں۔ کہ جس مقصد کے حصول کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس قومی سکول کا قادیان میں اجراء فرمایا تھا اور جس کی تکمیل کے لئے حضرت مصلح موعود اس قدر کوشاں ہیں حضور کے اس ادارہ میں تعلیم لینے دینے والے غلام بھی حتی المقدور خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے سلسلہ کی تعلیم پر عامل ہیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حکم سے ہمارے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء اور اساتذہ ۷ نومبر ۱۹۴۷ء کو یہاں چنیوٹ میں آ گئے۔ ہمارا یہ قافلہ کل تیس کے قریب تلامذہ و اساتذہ پر مشتمل تھا۔ جو عمارت ہمیں ملی اس کی حالت ناگفتہ بہ تھی صرف کمرے تھے۔ کمروں میں نہ کوئی دروازہ تھا نہ کوئی کھڑکی نہ کوئی میز اور نہ کوئی کرسی۔ خام دیواریں بھی منہدم تھیں۔ اور ہمیں خود ہی اس کو اپنے مناسب حال بنانا تھا چنانچہ رئیس الاساتذہ محترم سید محمود اللہ شاہ صاحب سمیت طلباء اور اساتذہ نے یہاں متواتر کئی روز تک وقار عمل منایا۔ کمروں اور احاطہ کو گندگی غلاظت سے صاف کیا اور ارد گرد سے جو ٹوٹی پھوٹی اینٹیں مل سکیں ان سے سکول کی بیرونی دیوار کو استوار کیا خوش قسمتی سے بعض اساتذہ تعمیر کے کام سے واقف تھے۔ وہ معمار بن گئے اور ان کی امداد کے لئے دیگر اساتذہ اور جملہ طلباء مزدوروں کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ اسی اثناء میں ہمیں حکام کی طرف سے کچھ اینٹیں اور عمارتی لکڑی بھی مل گئی۔ نیز ہمارے طلباء کی مجموعی تعداد بھی پچاس تک پہنچ گئی اس لئے ہم نے عمارت کا کام چھوڑ کر اپنا تعلیمی کام شروع کر دیا اور تعمیر کا کام ماہرین فن کے سپرد کر دیا۔ اب طلباء اپنے فارغ اوقات میں یا ضرورت پیدا ہونے پر دوران تعلیم میں بھی باقاعدہ مزدوروں کا کام کرتے رہے تھے۔ تین چار ماہ تک عمارت کے کام کرنے کی جگہ پر اینٹیں پہنچاتے رہے اور آدھ میل سے بھی زیادہ درس گاہ سے مطلوبہ لکڑی کاٹ کے

اٹھا اٹھا کر لاتے رہے۔ اور یہ سب کچھ شوق اور خوشی سے۔ یہ جانتے ہوئے کہ اپنا سکول بنا رہے ہیں۔ اور یہ جسمانی کوفت اس لئے برداشت کر رہے ہیں کہ جہاں تک ہم سے بن پڑے۔ ہم سلسلہ پر پڑنے والے مالی بوجھ کو کم کر سکیں۔

پھر ہمارے طلباء کے لئے زمین پر سوائے اوائل میں بالکل ننگی زمین پر۔ اور بعد میں کم و بیش دو ماہ تک ٹاٹ بچھا کر بیٹھنا ایک نیا تجربہ تھا۔ بلکہ جیسا کہ میں اوپر عرض کر چکا ہوں سکول میں طلباء کی چیزوں کے فقدان کے علاوہ کرسی میز تک مفقود تھے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ سوائے دو تین کرسیوں کے جو قرض پر دراصل ملاقاتیوں کے لئے پڑی تھیں اب تک اساتذہ کے لئے مہیا نہیں ہو سکیں اور اس کے نتیجہ میں اساتذہ کو بھی پانچ پانچ گھنٹے متواتر کھڑے ہو کر یا بعد میں جب پسند ٹاٹ پر بیٹھ کر اور آج کل طلباء کے لئے جو بنچ بنے ہیں۔ ان پر بیٹھ کر پڑھانا پڑتا ہے۔ ہماری تعلیم اور تعلیم کی مشکلات بھی منطقانہ تعلیمی اور ہیں۔ عملاً اساتذہ اور طلباء اپنی تمام درسی کتب الا ماشاء اللہ قادیان چھوڑ آئے تھے۔ لیکن یہ جانتے ہوئے کہ ہمارا سکول ہمارے اپنے سلسلہ کا سکول ہے۔ اور یہ بچے قومی امانت ہیں تعلیم و تربیت دونوں طور پر ہمارے سپرد ہے۔ ہمیں مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب کی طرف سے یہ ہدایت تھی کہ اول تو کتابیں ملتی نہیں اور اگر مل بھی جائیں۔ تو اس انقلابی دور میں اساتذہ طلباء سے کتابوں کا مطالبہ نہ کریں۔ خود اچھی طرح مطالعہ کر کے آئیں اور طلباء کو سبق بغیر کتابوں کے ہی ذہن نشین کرا دیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم بہت حد تک بغیر کتابوں کے ہی پڑھا رہے ہیں۔ ہماری تعلیمی حالت بھی بہتر ہو رہی ہے۔ اور ہمارے بچے تعلیم میں دلچسپی لے رہے ہیں اور ایک ایسی فضا میں تربیت پا رہے ہیں۔ جو خالص تعلیمی اور اسلامی ہے۔ چنانچہ احباب یہ سن کر خوش ہوں گے کہ حال ہی میں جب ڈویژنل انسپکٹر صاحب نے ہمارے سکول کا معائنہ فرمایا۔ تو ہماری موجودہ بے سروسامانی کے باوجود طلباء کی تعلیمی حالت پر اطمینان کا اظہار فرمایا بعد چونکہ خدا کے فضل سے وہ خود بھی دیندار معلوم ہوتے ہیں۔ انہوں نے ہمارے دینیات کے کورس کو بھی پسند فرمایا۔ اور ہمارے اس نصاب کی مفصل نقل طلب فرمائی۔ بعد بعض جماعتوں کا معائنہ فرمانے کے بعد دسویں جماعت کے عام تعلیمی کام کو بھی تسلی بخش قرار دے کر انہیں مخاطب کر کے فرمایا کہ تمہارا اسکول ہی ایک ایسا ادارہ ہے۔ جس کے طلباء اس بات پر فخر کر سکیں گے۔ کہ ہم نے بے سروسامانی میں اور کتابوں کے بغیر پڑھ کر امتحان پاس کر کے دوسروں کے لئے نیک نمونہ پیش کیا۔ احباب پر جناب انسپکٹر صاحب کے ان ریمارکس کی اہمیت اس لحاظ سے بھی واضح ہو جائے گی کہ راشن (نخود اک) کی دقتوں کے علاوہ یہاں مٹی کے تیل کی بھی سخت دقت ہے۔ طلباء کو بہت کم تیل میسر آتا ہے۔ اور وہ متواتر کئی کئی راتیں مٹی کے تیل سے محروم رہتے ہیں اور روشنی کا خاطر خواہ انتظام نہ ہو سکنا ایک ایسی دقت ہے۔ جو ان کی تعلیم پر اثر انداز ہوتی ہے۔ پھر ہمارے پاس رہائش کے مکانات بھی بہت ہی کم ہیں۔ بالخصوص طلباء کی اقامت گاہیں تنگ و تاریک ہیں۔ اکثر بورڈر نہایت مختصر بستر کے ساتھ فرش پر سوتے ہیں اور جگہ کی قلت کے باعث ہمیں کئی کئی طلباء کو ایک ہی جگہ ٹھونسنا پڑتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے چھوٹے چھوٹے بچے نامساعد حالات کا مقابلہ کر رہے ہیں اور اپنے فرائض کی بجا آوری میں مصروف ہیں۔ بالعموم ان کے اخلاق اپنے ہمعصر اور ہمعمر طلباء کی نسبت زیادہ بلند ہیں ان کے ماحول سے دوسرے طلباء نیک اثر قبول کرتے ہیں۔ چنانچہ ہمارے سکول میں خدا تعالیٰ کے فضل سے متعدد طلباء دوسرے سکولوں سے آ کر محض اس لئے داخل ہوتے ہیں کہ ہمارا ماحول خالص تعلیمی اور دینی ہے۔ اور ہمارے طلباء صحیح طور پر تربیت یافتہ ہیں۔ پھر جن لوگوں کو ہم سے ملنے ملانے کا موقع ملتا ہے۔ وہ بھی طلباء کے نیک اخلاق سے متاثر ہوتے ہیں۔ چنانچہ ڈی۔ جی۔ ہائی سکول لالیاں کی جو فٹ بال کی ٹیم ہمارے سکول سے میچ کھیلنے آئی۔ اس نے واپس جا کر ان امور کا ذکر کیا جو انہیں قابل قدر معلوم ہوتے۔ اور جب ہم دوبارہ ان کی دعوت پر ان کے ہاں دو دن مہمان رہے۔ اور ان سے متعدد ورزشی اور علمی مقابلے کئے تو ان کے ذمہ دار اساتذہ نے متعدد مجالس میں ہمارے طلباء کے علمی تفوق نیک تربیت۔ اور ان کی نمازوں میں باقاعدگی کا ذکر کیا۔ اور اپنے طلباء کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین کی۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

بقیہ صفحہ ۴

وہ ضرور تمہاری مدد کرے گا۔ ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبنا۔ (ص ۲۸) لیکن جو لوگ ان آیات کے پہلے مخاطب تھے وہ اہل دین تھے ان کی ساری فکریں محض دینی امور کے لئے تھیں اور دنیوی امور بحوالہ خدا تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو تسلی دی کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ غرض برکات تقویٰ میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو ان مصائب سے مخلصی بخشتا ہے۔ جو دینی امور کے حارج ہوں"۔

کیا ہی پاکیزہ تعلیم ہے کہ جس سے ہم اپنی شومئی قسمت کی وجہ سے بہت پرے پڑے ہوئے ہیں اور جس سے نا واقف ہونے کی وجہ سے دنیا اتنی مصائب میں مبتلا ہو رہی ہے دنیا و مافیہا کے استغراق نے ہمیں اتنا صمٌ بکمٌ عمیٌ کر دیا ہے کہ ہمیں نہ اپنے نفع و نقصان کی کچھ سمجھ رہی ہے اور نہ اپنے خیر خواہ و بدخواہ میں تمیز کر سکتے ہیں۔ مسلمان جو عبودیت کے مقام کو حاصل کرنے کے لئے چنا گیا ہے باوجود ان طلاطمی تھپیڑوں کے جو اس کو لگ رہے ہیں پھر بھی ہوش میں نہیں آتا اور صراط مستقیم کی طرف گامزن نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم مسیح دوران مہدی زمان جس کو اللہ تعالیٰ نے اس وقت اپنے پیارے اسلام کے سفینہ کا ناخدا مقرر کر کے بھیجا ہے اس کی ہدایات کے مطابق عمل کر کے اس سلامتی کی کشتی کے ذریعہ اس تباہی کے سیلاب عظیم سے جس کے ورطہ میں ساری دنیا گھری ہوئی ہے نہ صرف خود اس سے پار ہوں۔ بلکہ دنیا کو بھی پار لے چلیں۔ یہ کام اپنے انداز میں بہت بڑا ہے اس کے لئے عزم صمیم اور عمل بہ تہیہ عظیم چاہیئے اور پھر اگر ہم ایسے بن جائیں جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اوپر بیان فرمایا ہے تو پھر ہمیں کیا چاہیئے۔ خدا داری چہ غم داری۔ وما توفیقی الا باللہ

خیریت مطلوب ہے

محمد رشدی فضل دین جنرل لاکھو سرجنٹ ملسیان ضلع جالندھر جہاں کہیں بھی ہوں اپنی خیریت اور پتہ سے فوری اطلاع دیں۔ ایک غیر یقینی اطلاع ان کے جھنگ مگھیانہ تک پہنچنے کی ملی تھی۔

(شیخ) محمد حسین بشیر احمد شانہ گھر بازار کلاں جہلم شہر

درخواست دعا

ہم کو کچھ مشکلات درپیش ہیں احباب سے درخواست ہے کہ وہ ہمارے لئے دعا فرمائیں تاکہ اللہ تعالیٰ ہماری مشکلات دور فرما دے (شیخ رحمت اللہ محمد شریف اوکاڑہ)

لبنان میں عراقی وزیر کی تعزیت

بیروت ۲ اپریل۔ عراق کے وزیر خارجہ حمدی الپاشاشی کی اچانک موت پر عراق کو جو نقصان پہونچا ہے لبنان کے صدر شیخ البشارۃ الخوری اور وزیر خارجہ حمید فرنگیہ نے اس پر تعزیت کے پیغامات عراق کے وزیر اعظم کو روانہ کئے ہیں۔ بیروت ریڈیو سے بھی مرحوم کو شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ (اسٹار)

آسام کے ہندوستان سے منقطع ہوجانے کا زبردست خطرہ

کلکتہ ۲ اپریل۔ آسام کے سابق وزیر مسٹر روہنی کمار چوہدری نے آج ایک پریس ملاقات کے دوران میں بتایا کہ اگر رسل و رسائل کی موجودہ حالت اسی طرح قائم رہی تو آسام کے باقی ہندوستان سے منقطع ہوجانے کا سخت خطرہ ہے۔ مسٹر چوہدری انڈو منین باونڈری کمیشن کے رکن ہیں انہوں نے بتایا کہ پچھلے دنوں مشرقی پاکستان کی پولیس نے ڈاک کے ۲۰ تھیلوں پر قبضہ کرلیا تھا۔ اسی طرح انڈین یونین کے بعض مسافروں کو اس علاقے میں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے انہوں نے زور دیا کہ رانی گھاٹ۔ بدیتی پور اور لال منی ہٹ جیسے اہم مقامات پر حفاظتی پولیس متعین کی جائے۔ جو مشکلات کے وقت مسافروں کی خاطر امداد کرے۔ مسٹر چوہدری کل دہلی جا رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ میں پنڈت جواہر لال نہرو سے ملاقات کرکے مرکزی حکومت کی توجہ ان انتظامات کی طرف دلاؤں گا۔ (اپ)

بنارس میں ہڑتال

بنارس یکم اپریل۔ حکومت یو۔پی نے سیل ٹیکس عائد کرنے کی جو تجویز کی ہے۔ اس کے خلاف احتجاج کے طور پر آج شہر میں ہڑتال رہی۔ (ر۔پ)

خواجہ شہاب الدین نے چارج لے لیا

نئی دہلی یکم اپریل۔ آج صبح خواجہ شہاب الدین نے مسٹر زاہد حسین سے پاکستانی ہائی کمشنر کے عہدے کا چارج لے لیا۔ مسٹر زاہد حسین جلدی ہی کراچی پہنچ جائیں گے۔ آپ پہلے سٹیٹ بنک آف پاکستان کے قیام کا انتظام کریں گے۔ (ر۔پ)

بھوک ہڑتال شروع

کلکتہ یکم اپریل۔ سنٹرل گورنمنٹ ایمپلائیز کی یونین نے آج ساڑھے نو بجے اعلان کیا ہے۔ کہ چونکہ وزیر اعظم نے ابھی تک ہمارے مطالبات کی طرف کوئی توجہ نہیں دی ہے اس لئے کل صبح سے کام بند کرنے اور بھوک ہڑتال کرنے کا ہمارا فیصلہ برقرار ہے۔ ملازمین کی طرف سے ہڑتال کے پیش نظر حکومت نے سرکاری دفتروں کے سامنے پولیس کا انتظام مضبوط کر لیا ہے۔ (ر۔پ)

مہاراجہ جیند چل بسے

پٹیالہ یکم اپریل۔ ریاست جیند کے معمر مہاراجہ آج انتقال کر گئے ہیں مہاراجہ پٹیالہ نے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ ان کے ماتم میں چوبیس گھنٹے تک اپنا کاروبار بند رکھیں کچہری۔ دفاتر۔ اسکول اور کالج بھی بند رہیں گے۔ (اپ)

ترکی عرب ممالک کے ساتھ اشتراک عمل کا خواہاں ہے

استنبول ۲ اپریل۔ استنبول کے اخبار "تصویر" نے اپنے نامہ نگار مقیم جنیوا اور ترکی کے وزیر خارجہ نجم الدین صادق کا ایک انٹرویو شائع کیا ہے مسٹر صادق آزادی پریس کی بین الاقوامی کانفرنس میں جس کا جنیوا میں اجلاس ہو رہا ہے ترکی وفد کی قیادت کر رہے ہیں۔ مشرق وسطی اور مشرقی بحیرۂ روم میں ترکی کی پالیسی پر بحث کرتے ہوئے وزیر خارجہ نے بیان کیا کہ ترکی ہمیشہ سے عرب ممالک کے ساتھ اشتراک عمل کا خواہاں ہے ترکی ان کے ساتھ صدیوں پرانے تاریخی رشتوں سے وابستہ ہے عرب ممالک کی آزادی اور ترقی ترکی کیلئے انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ ترکی وزیر خارجہ نے مشرق قریب یا مشرقی بحیرہ رومی بلاک کے متعلق سوالات کے جوابات مبہم طریقہ پر دئے انکے طرز عمل سے صاف طور پر یہ ظاہر ہو رہا تھا کہ اس وقت ترکی کی پالیسی اس قسم کے بلاکوں کی تشکیل سے پرہیز کرنے پر مبنی ہے اور یا کم سے کم ان بلاکوں کی تشکیل میں سرگرم حصہ لینا نہیں چاہتا۔ کئی ماہ قبل مجلس کبیر ملی کے اجلاس میں نجم الدین صادق نے اعلان کیا تھا کہ ترکی صرف ایک بلاک سے تعلق رکھتا ہے اور اسی سے تعلق رکھے گا۔ اور یہ بلاک اقوام متحدہ کا بلاک ہے۔ جب "تصویر" کے نامہ نگار نے ان سے دریافت کیا کہ تقسیم کی تجویز سے امریکہ کے حمایت ہٹا لینے کے متعلق ان کا کیا خیال ہے تو ترکی وزیر خارجہ نے جواب دیا کہ مشرق قریب کے تحفظ کیلئے مسئلہ فلسطین کا ایک ایسا حل جو عربوں کے واسطے قابل قبول ہو تلاش کرنا نہایت ضروری ہے (اسٹار)

اسلامی اکیڈیمی کے قیام کی تیاریاں

لاہور ۲ اپریل۔ مولانا عبدالستار نیازی ایم۔ایل۔اے نے اسمبلی میں جو قرارداد پیش کی تھی۔ اس سلسلے میں ڈائرکٹر محکمہ تعمیر اسلامی بیان کرتے ہیں کہ اسلامی اکیڈیمی (دارالعلوم) کے قیام کے متعلق حکومت مغربی پنجاب کئی ماہ سے غور کر رہی ہے۔ اور اب اس محکمہ نے اس بارے میں ایک پلیننگ کمیٹی قائم کردی ہے جیسا کہ پہلے بھی اخبارات میں کئی مرتبہ اعلان کیا جا چکا ہے اس کمیٹی کی صدارت مولانا شبیر احمد عثمانی کرینگے اور اس میں ممتاز علماء اور ماہرین تعلیم شامل ہونگے کمیٹی اپنا کام جلد ہی شروع کردیگی۔ اس دوران میں محکمۂ تعمیر اسلامی کمیٹی کے غور و خوض کیلئے ضروری مواد جمع کر رہا ہے۔ اس عظیم الشان کام کے لئے ایک لاکھ روپے کی رقم جس کا ذکر اسمبلی میں کیا گیا ہے بہت کم ہے۔ اور حکومت اس سلسلے میں ضروری رقوم بہم پہنچانے کی ضرورت کو بخوبی سمجھتی ہے۔ کیونکہ مدعا یہ ہے کہ اس ملک کو اسلامی دنیا کی ثقافتی قیادت کا درجہ حاصل ہو سکے۔ (اپ)

— بمبئی ۲ اپریل بمبئی کے محکمہ ڈاک کے حکام نے حال ہی میں ۵ ہم گاڑیاں خریدی تھیں آج سے وہ ریلوے اسٹیشنوں سے جنرل پوسٹ تک۔۔

چھ کمیونسٹ گرفتار

پونا ۲ اپریل۔ قانون تحفظ عامہ کے ماتحت چھ کمیونسٹوں کو گرفتار کرکے یرودا سنٹرل جیل میں بھیجدیا گیا ہے۔ گرفتار شدگان میں سے مسٹر کے۔ این پھاڈکے مسٹر ڈی پور انڈرے اور مسٹر جی کریدکار معروف اشخاص ہیں۔ (ر۔پ)

مشرقی پنجاب میں کمیونسٹوں کی گرفتاریاں

اور خانہ تلاشیاں

شملہ یکم اپریل۔ پنجاب سیفٹی ایکٹ کے ماتحت تین کمیونسٹوں کو گرفتار کیا گیا۔ صوبہ کے دوسرے حصوں میں مزید کمیونسٹوں کی گرفتاریاں اور خانہ تلاشیاں عمل میں لائی گئی ہیں کمیونسٹوں کے صوبائی صدر مقام کی تلاشی بھی لی گئی ہے۔ (ر۔پ)

حیدرآباد اسمبلی کا اجلاس

حیدرآباد ۲ اپریل۔ لیجسلیٹو اسمبلی کا آئندہ اجلاس ۷ اپریل کو ہو رہا ہے۔ اس میں سرکاری بلوں کے علاوہ بعض غیر سرکاری بل بھی پیش ہونگے ان میں سے زیادہ اہم بل وہ ہے جس میں مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ ایک ہی گوت میں شادی کرنا قانونی طور پر جائز قرار دیا جائے۔ اور ہریجنوں پر سے بعض قانونی پابندیاں دور کی جائیں (ر۔پ)

کاشتکاروں کیلئے چودہ ہزار ٹن گندم

لاہور ۲ اپریل۔ مغربی پنجاب کے محکمہ زراعت نے کاشت کے وقت کاشتکاروں کو چودہ ہزار ٹن گندم مناسب نرخوں پر مہیا کی۔ تقسیم سے پہلے صوبے میں سات ہزار ٹن گندم بیج کے لئے دی جاتی تھی۔ اس حساب سے مغربی پنجاب کا حصہ صرف چار ہزار ٹن کا تھا۔ (اپ)

ہندوستان کی فوجی نمائش کا افتتاح

نئی دہلی ۲ اپریل آج جب پنڈت جواہر لال نہرو فوجی نمائش کا افتتاح کرنے کے لئے کار سے اُترے۔ تو خوشنما کرپلی سروں نے آپ کا خیر مقدم کیا۔ اس کے بعد آپ نے مختلف رجمنٹوں ڈویژنوں کے چیدہ چیدہ نوجوانوں کے جسمانی کرتب دیکھے۔ اس کے بعد گھوڑ سواری اور موٹر سائیکل کے کرتب اور نشانہ بازی کے مظاہرے دیکھے۔ (اپ)

شہزادی الزبتھ پیرس کو

لندن ۲ اپریل۔ شہزادی الزبتھ ڈیوک آف ایڈنبرگ کی معیت میں ایک نمائش کا افتتاح کرنے کے لئے پیرس جائیں گی۔ (رائٹر)

شام کے وزیر اعظم کو حادثہ

دمشق ۲ اپریل شام کے وزیر اعظم کی کار جبکہ وہ عرب لیگ کے جلسہ میں شرکت کرنے کے لئے بیروت جا رہے تھے۔ ایک لاری سے ٹکرا کر لچک گئی۔ مگر آپ بال بال بچ گئے۔ (رائٹر)

حکومت مصر کے وزیر زراعت کلکتہ میں

کلکتہ ۱۲ اپریل ۔ حکومت مصر کے نائب وزیر زراعت نے جو گذشتہ اتوار یہاں پہنچے تھے مغربی بنگال کے گورنر سی راجگوپال اچاریہ اور صوبائی حکومت کے وزیر اعظم ڈاکٹر بی ۔ سی رائے سے ملاقات کی ۔ ڈاکٹر ابراہیم اپریل کے آخیر تک ہندوستان میں مقیم رہنے کا ارادہ رکھتے ہیں ۔ (او ۔ پی ۔ آئی)

آسام کیلئے رسل و رسائل کی مشکلات

سیلانگ ۱۲ اپریل ۔ مسٹر گوپی ناتھ باردولائی وزیر اعظم آسام نے ایک سیلانی کیمپ (؟) کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ سلسلہ رسل و رسائل کی مشکلات کیوجہ سے آسام کو بڑی مصائب کا سامنا کرنا پڑا ہے

سلامتی کونسل کا نیا صدر از صفحہ اول

کہ رائے شماری کا انتظام اقوام متحدہ کے ماتحت کیا جائے عبوری دور کے لئے ایک غیر جانبدار حکومت کا قیام عمل میں لایا جائے ۔ اور دونوں فریقوں کی فوجیں بتدریج کشمیر کو خالی کر دیں ۔ بعض نمائندوں کی رائے ہے کہ اب مصالحت کی اچھی بنیادیں موجود ہیں اسلئے کہ تمام اختلافات پر بحث ہو چکی ہے ۔ اور سلامتی کونسل کے ممبران مسئلہ زیر بحث سے پورے طور پر واقف ہو گئے ہیں ۔ ادھر دونوں فریق فوری تصفیہ کے خواہاں بھی ہیں کہا جاتا ہے ڈاکٹر سیانگ نے تجاویز کے مسودہ کو فریقین کے واسطے قابل قبول بنانے کی حتی الامکان کوشش کی ہے یہاں کے پاکستانی حلقوں کا کہنا ہے کہ وہ سلامتی کونسل کی ایسی قرارداد کو منظور نہیں کر سکتے جس میں ہندوستانی فوجوں کو کشمیر میں موجود رہنے کی اجازت دی گئی ہو ۔ یا شیخ عبداللہ کو عبوری دور میں وزیر اعظم کی حیثیت سے برقرار رکھا گیا ہو ۔ بہر حال اب فیصلہ ڈاکٹر سیانگ کے ہاتھ میں نہیں اب اس میں کونسل کے نئے صدر الفانسو لوپیز کو بہت دخل حاصل ہو گا ۔ ان کا ذاتی نظریہ یہ ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کی فوجوں کو جنگ بند کرنے میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے ۔ اور کشمیر میں ایک ہنگامی حکومت قائم کرنی چاہیئے جس میں تمام گروہوں اور مفادات کو تناسب سے نمائندگی حاصل ہو ۔ اور استصواب رائے بین الاقوامی کمیشن کے ماتحت ہو ۔ یہ نظریات یقیناً چینی تجاویز سے مختلف ہیں اور کونسل کے اکثر ممبران کے نظریات سے مطابقت رکھتے ہیں (اسٹار)

سلامتی کونسل نے فلسطین کے متعلق امریکی تجویز کو منظور کر لیا

جنرل اسمبلی میں تقسیم فلسطین کے فیصلے پر از سر نو غور کیا جائے گا

لیک سکیس ۱۲ اپریل سکیورٹی کونسل نے کل رات فلسطین میں عارضی صلح کرانے کی امریکی تجویز کو متفقہ طور پر تسلیم کر لیا چنانچہ ۱۶ اپریل کو جنرل اسمبلی کا اسپیشل اجلاس بلایا گیا ہے جس میں تقسیم فلسطین کی سفارشات پر از سر نو غور و خوض کیا جائیگا ۔ غالباً تقسیم کے علاوہ فلسطین کے مستقبل کا کوئی اور حل سوچا جائیگا روس اور یوکرائن تقسیم کی حمایت پر اڑے ہوئے ہیں چنانچہ انہوں نے اس سوال پر ووٹ دینے سے احتراز کیا ۔ یہودی وکیل نے کونسل میں بیان کیا کہ یہودی صرف فلسطین کے اندر صلح نامہ کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں کیونکہ انکو حقیقی خطرہ بیرونی عرب فوجوں کیطرف سے ہے نیز شکایت کی کہ انگریزوں نے عربوں کو مسلح اور یہودیوں کو غیر مسلح کر دیا ہے مصری نمائندہ نے اس الزام کی تردید کی کہ عرب ریاستوں نے فلسطین کی جنگ میں کوئی حصہ لیا ہے اور کہا کیا یہودی لیڈر بعد تحقیق ہر اس شخص کو فلسطین سے نکالنے کیلئے تیار ہیں جو غیر قانونی طور پر فلسطین میں آداخل ہوا ہے ۔ آپ نے کہا اگر امریکی تجویز کا مقصد فلسطین میں امن قائم کرنا ہے تو ہم سب اسکی تائید کرتے ہیں مگر نیویارک میں تو فلسطین میں لڑنے کیلئے یہودیوں کو خود بھرتی کرائی جا رہی ہے ۔ شامی نمائندے فارس الخوری نے تمام عرب سٹیٹس کیطرف سے ذمہ لیا کہ وہ فلسطین میں امن قائم کرنے کیلئے کونسل کو ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچانے کیلئے تیار ہیں عارضی صلح کے بارہ میں انہوں نے کہا کہ جبتک ہم صلحنامہ کی شرائط خود دیکھ نہ لوں اپنی رائے دینے کیلئے تیار نہیں ہوں ۔ برطانوی نمائندہ نے بھی عارضی صلح اور خاص اجلاس بلانے کی تائید کی ۔ (اے پ)

پاکستان میں کوئلہ کی صورت حال بہتر ہوتی جا رہی ہے

دونوں مستعمرات کے مابین نئے معاہدہ کی گفت و شنید

کراچی ۱۲ اپریل ۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان میں کوئلہ کی صورت حال اگرچہ قطعی طور پر اطمینان بخش نہیں ہوئی ہے ۔ لیکن رفتہ رفتہ بہتر ہوتی جا رہی ہے ۔ تقریباً ایک عشرہ قبل برطانیہ سے ۸۶۰۰ ٹن کوئلہ لیکر ایک جہاز روانہ ہو چکا ہے ۔ اسی طرح امریکہ سے بھی ۲۶۰۰۰ ٹن امریکی کوئلہ لیکر تین جہاز روانہ ہو چکے ہیں ۔ پاکستان کو توقع ہے کہ وہ امریکہ سے ۵۰ ہزار ٹن کوئلہ حاصل کریگا ۔ ہندی کوئلہ حاصل کرنے کے انتظامات جو کل ختم ہو گئے تھے مزید دو ماہ کے لئے بڑھا دئے گئے ہیں ۔ معلوم ہوا ہے کہ نئے انتظامات مئی کے اختتام تک جاری رہینگے ۔ ان انتظامات کے تحت حکومت پاکستان کو کلکتہ میں کوئلہ کے ہندی کمشنر کے ساتھ حساب کتاب کھولنا پڑیگا ۔ اور کوئلہ پہنچانے کی ذمہ داری اس پر ہو گی ۔ معلوم ہوا ہے کہ دونوں مستعمرات کے مابین موجودہ انتظامات کے خاتمہ پر کوئلہ کے متعلق ایک معاہدہ مرتب کرنیکی گفت و شنید جاری ہے جب نیا معاہدہ مرتب ہو جائیگا تو حکومت ہند پاکستان کے لئے کوئلہ کی ایک ماہانہ مقدار مقرر کر دیگی ۔ جسے ہندی مستعمرہ سے اٹھانا حکومت پاکستان کا کام ہو گا ۔ (اسٹار)

میاں ممتاز دولتانہ اور سردار شوکت حیات کے مستعفی ہونے کا امکان

معاملہ خان لیاقت علیخاں کے سامنے پیش کیا جائیگا

لاہور ۱۲ اپریل ۔ اسٹار نیوز ایجنسی کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ مغربی پنجاب کی کابینہ میں پھر نازک صورت حال پیدا ہو رہی ہے ۔ اگرچہ وزیر خزانہ میاں ممتاز دولتانہ نے اپنے استعفیٰ سے . . . . متعلق خبر کی تردید کر دی ہے لیکن باوثوق حلقوں میں تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ دنوں اس قسم کے حالات ضرور پیدا ہوئے تھے ۔ کہا جاتا ہے کہ میاں ممتاز دولتانہ کو یہ شکایت ہے کہ بعض معاملات میں اہم فیصلوں پر عمل نہیں کیا جا رہا ہے یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ سردار شوکت حیات خاں نے بھی وزیر اعظم کو مطلع کر دیا ہے کہ اگر میاں ممتاز دولتانہ کا استعفیٰ منظور کیا گیا تو وہ بھی ان کے نقش قدم پر چلکر وزارت سے مستعفی ہو جائینگے ۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے ۔ کہ اس معاملہ کو خان لیاقت علیخاں کی آمد تک ملتوی کر دیا گیا ہے ۔ یاد رہے خان لیاقت علیخاں جمعہ کے روز لاہور پہنچ رہے ہیں کہا جاتا ہے کہ انہوں نے فون پر میاں ممتاز دولتانہ سے درخواست کی تھی کہ وہ سر دست استعفیٰ کے قبول کئے جانے پر مصر نہ ہوں (اسٹار)

نوشہرہ کے علاقے میں آزاد فوجوں کی پیشقدمی

تراڑ کھل ۱۲ اپریل ۔ حکومت آزاد کشمیر کا ایک بیان مظہر ہے کہ نوشہرہ کے محاذ پر دوبارہ گھمسان کی لڑائی شروع ہو گئی ہے مختلف مقامات پر دشمن کی فوجوں سے ہماری فوجوں کا مقابلہ ہوا ہے آزاد فوجوں کی پیشقدمی کی رفتار اگرچہ قدرے سست ہے لیکن امید افزا ضرور ہے ۔ سارے محاذ پر اس وقت آگے بڑھنے میں ہماری فوجیں ہی پہل کر رہی ہیں ایک مقام پر دشمن کے ایک زبردست گشتی دستے کو مار بھگا دیا گیا ۔ نیز ہندوستانی فوجوں کی دو اہم چوکیوں پر قبضہ کیا گیا ۔ دشمن نے ایک علاقے میں ٹینکوں اور توپوں کی مدد سے آگے بڑھنے کی کوشش کی ۔ لیکن اسے پیچھے دھکیل دیا گیا ۔ میرپور کے علاقے میں دشمن کی بمباری سے ایک جان ضائع ہوئی ۔ اور وہ بھی گائے کے ایک بچھڑے کی (اے پ)

حکومت پاکستان کی صنعتی پالیسی بقیہ از صفحہ اول

آئندہ کے لئے تربیت اور ٹریننگ کیواسطے یہاں کے باشندوں کو ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچائی ہوں گی ۔ اس بیان میں مزید وضاحت کی گئی ہے کہ قومی مفاد کا تقاضا ہے کہ بعض صنعتوں میں پاکستان کے باشندوں کو موقعہ دیا جائے ۔ کہ وہ ۵۱ فیصدی تک اپنا سرمایہ لگا سکیں ۔ اور اسی طرح بعض صنعتوں میں کم سے کم تیس فیصدی وہ صنعتیں جن میں اکاون فیصدی سرمایہ لگانے کی اجازت ہو گی حسب ذیل ہیں سیمنٹ کوئلہ ۔ کپاس ۔ کاتنے اور کپڑا بننے کے کارخانے بجلی کا تیل ۔ بجلی کی پیداوار گلاس معدنیات ۔ جیلی حمیرہ (؟) جہاز سازی وغیرہ وغیرہ ۔ باقی دوسری صنعتوں میں تیس فیصدی ۔ اگر مطلوبہ سرمایہ لگانے کے لئے لوگ تیار نہ ہوئے تو پھر بعد منظوری بیرونی سرمایہ سے اس کمی کو پورا کرنیکی اجازت دی جا سکتی ہے ۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے ۔ کہ بعض صنعتیں سرکاری ملکیت قرار دے دی جائینگی اور بعض خالص پرائیویٹ سرمایہ سے چلائی جائینگی نیز مرکزی حکومت صنعتوں کو ترقی دینے کا تمام کام صوبائی دائرہ اختیار سے خارج کر کے خود اپنے ہاتھ میں لے لیگی ۔ (اے پ)

*پڑا ہے پاکستانی محصول کی چوکیاں بہت بیرحمی سے محصول چارج کرتی ہیں آپ نے کہا کہ ان مشکلات کا حل سوچنے کیلئے آسام ۔ مغربی بنگال ۔ تری پورہ ۔ اور کوچ بہار کے نمائندوں کا اجلاس

سلامتی کونسل کے نئے صدر کشمیر کے متعلق آئندہ ہفتے اپنی تجاویز پیش کر دیں گے

لیک سکیس ۱۲ اپریل ۔ رائٹر کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ حکومت پاکستان مسئلہ کشمیر کے مجوزہ حل کے دو بنیادی نکات سے شدید اختلاف رکھتی ہے اور انہیں تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں ہے مبصرین کے نزدیک سلامتی کونسل کے ذریعے سمجھوتہ کی امید موہوم ہوتی جا رہی ہے چینی تجاویز کے بارے میں پاکستانی وفد کے لیڈر چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں نے دو باتوں پر اعتراض کیا تھا ۔ اول کشمیر میں ہندوستانی فوجوں کی موجودگی دوم شیخ عبداللہ کی حکومت کا برقرار رہنا ۔ حکومت پاکستان نے اس امر کو پھر واضح کر دیا ہے کہ جب تک کشمیر میں بیرونی فوجیں موجود رہینگی ۔ غیر جانبدار استصواب رائے کا انتظام ناممکن رہیگا ۔ اسی طرح شیخ عبداللہ کی حکومت کو لوگوں پر ناجائز دباؤ ڈالنے سے کسی صورت میں بھی نہ روکا جا سکیگا اگر پاکستان اپنی اس پوزیشن پر بدستور قائم رہا تو مبصرین کا خیال ہے کہ سلامتی کونسل کے سامنے دو ہی راستے ہونگے یا تو وہ فیصلہ کرنے سے انکار کر دے ۔ اور فریقین کو ان کی قسمت پر چھوڑ دے ۔ یا پھر بکثرت رائے دونوں کیلئے کوئی معین طریق کار وضع کر دے اور انہیں ہدایت کر دے کہ وہ اس پر عمل پیرا ہو کر معاملے کو جلد سے جلد سلجھانے کی کوشش کریں ۔ بعض حلقوں کا یہ بھی خیال ہے کہ شاید پاکستان کولمبیا کی طرف سے پیشکردہ تجاویز کو منظور کر لے ۔ یاد رہے کولمبیا نے ابتدائے بحث میں قضیہ کشمیر کا ایک حل پیش کیا تھا جو ان دو امور پر مشتمل تھا ۔ اول استصواب رائے کے دوران میں ہندوستان اور پاکستان کی فوجیں ملکی امن برقرار رکھنے کی کوشش کریں دوم شیخ عبداللہ کی حکومت میں اس حد تک توسیع کر دی جائے جس میں مسلم کانفرنس اور حکومت آزاد کشمیر کے نمائندوں کو شامل کیا جا سکے لیکن یہ تجاویز ہندوستانی وفد کے نزدیک ہرگز قابل قبول نہیں ہیں ۔ اور امید نہیں کہ دوسرے نمائندے بھی اسکی حمایت کریں ۔ کونسل کے نئے صدر ڈاکٹر الفانسو لوپیز چاہتے ہیں کہ حسب سابق طرفین سے راؤنڈ ٹیبل مذاکرات میں غیر رسمی ملاقاتیں جاری*

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے جملہ مجربات ملنے کا پتہ :۔ دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

*رکھی جائیں لیکن اس میں بعض دوسرے ممبران کو بھی شامل کیا جائے نیز انہوں نے امید ظاہر کی ہے کہ اگلے ہفتے تک وہ سلامتی کونسل میں کوئی نہ کوئی حل پیش کر سکیں گے ۔ (رائٹر)